وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اسلامی تعلیمات
حقوق معاملات

- حقوق
- مالی اُمور
- نکاح
- عدالت
- اچھے اعمال
- برے اعمال



کتاب برائے فروخت نہیں ہے۔
اشاعت کی عام اجازت ہے۔

تعلیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ختم نبوت

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (جامع الترمذی: ۲۲۱۹)

"میں خاتم النبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

المصطفیٰ ﷺ مرکز کے اغراض و مقاصد

عبادت خدا کی	محبت و اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی	خدمت مخلوق خدا کی
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (سورۃ النساء: ۳۶)	قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي اے نبی ﷺ! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (آل عمران-۳۱)	اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی: ۱۹۲۴)

جو کام زیادہ کرنے ہیں

☆ **قرآن و سنت پر عمل اور دعوت**: ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیز گاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔ (النور: ۵۲)

☆ **مسلم امہ سے فرقہ پرستی وتعصّبات کے خاتمے کی کوشش**: ترجمہ۔ تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔ (آل عمران: ۱۰۳)

☆ **فلاح اتحاد امت کی کوشش**: ترجمہ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلیئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ (مسلم: ۱۷۰)

☆ **فکر آخرت**: ترجمہ۔ جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔ (الشوریٰ: ۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے

☆ **شرک**: ترجمہ۔ کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ (الرعد-۳۶) ☆ **بدعت**: ترجمہ۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (نسائی: ۱۵۷۹)

☆ **ظلم**: ترجمہ۔ کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (مسلم: ۱۶۲)

☆ **حقوق العباد میں کوتاہی**: ترجمہ۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ۔ (النساء: ۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے

☆ **اہل بیت اطہارؓ**: ترجمہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلیئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔ (ترمذی: ۳۷۸۹)

☆ **صحابہ کرامؓ**: ترجمہ۔ مہاجر و انصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنہوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔ اللہ سب سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ (التوبہ: ۱۰۰)

☆ **اولیاء کرام**: ترجمہ۔ اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کردیتا ہے۔ (بخاری: ۲۷۰۳)

☆ **علماء کرام**: ترجمہ۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (ترمذی: ۲۶۸۲)

بہترین بات وطریقہ: سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ (صحیح بخاری: 7277)

اسلامی تعلیمات
حقوق معاملات

حقوق

مالی اُمور

نکاح

عدالت

اچھے اعمال

برے اعمال





بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: ------------------------ اسلامی تعلیمات حقوق معاملات

مرتب: ------------------------ المصطفیٰ مرکز چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان

سال اشاعت: ------------------------ 2021

تعداد: ------------------------ 1000

ناشر: ------------------------ علی گرافکس اینڈ پرنٹنگ پریس 0301 8545600

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: ------------ علی گرافکس اینڈ پرنٹنگ پریس 0301 8545600

کتاب ہذا میں اگر کسی قسم کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ادارے کو مطلع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں اور ہمیں شکریہ کا موقع فراہم کریں۔ شکریہ۔

فہرست مضامین

حقوق

اللہ تعالیٰ کے حقوق

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾

(سورۃ البقرۃ:۱۵۲)

اس لئے تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔

﴿فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (سورۃ الذاریات:۵۰)

پس تم اللہ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (سورۃ المائدہ:۲۳)

اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

﴿اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ﴾ (سورۃ الشوریٰ:۱۹)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے۔

﴿لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ﴾ (سورۃ یوسف:۸۷)

اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ﴾ (سورۃ النور:۵۲)

جو بھی اللہ تعالیٰ کی اس کے رسول کی فرماں برداری کریں خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں وہی نجات پانے والے ہیں۔

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ النحل:۹۷)

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اُسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ (سورۃ الحشر:۲۲)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (سورۃ الحشر:۲۳)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سب عیبوں سے صاف امن دینے والا نگہبان غالب زورآور اور بڑائی والا پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔

﴿وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

(سورۃالبقرہ:١٦٣)

تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(سورۃالروم:٢٧)

وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْـحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (سورۃیونس:٣١)

آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' تو ان سے کہیئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔

﴿فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾ (سورۃ یونس:۳۲)

سو یہ ہے اللہ تعالیٰ جو تمہارا رب حقیقی ہے۔ پھر حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے، پھر کہاں پھرے جاتے ہو؟

﴿وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ لقمان:۲۷)

روئے زمین کے (تمام) درختوں کی اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے۔

﴿اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ (سورۃ طٰہٰ:۱۴)

بے شک میں اللہ ہی ہوں، میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، پس تو میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لیے نماز پڑھا کر۔

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (سورۃ مائدۃ:۲۳)

اور اگر تم مومن ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرو۔

﴿مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ (سورۃ مؤمنون:۹۱)

اللہ نے کوئی اولاد نہیں پکڑی اور اس کے ساتھ کوئی معبود نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو الگ لے بیٹھتا اور ان میں سے بعض بعضوں پر چڑھائی کرتے۔ پاک ہے اللہ اس چیز سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ﴾

(سورۃ الدخان:۸)

اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندگی بھی دیتا ہے، اور موت بھی، وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادوں کا بھی رب ہے۔

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ (سورۃ الاحقاف:۵)

اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتا ہے؟ جو اس کی پکار کا جواب قیامت تک نہیں دیں گے اور وہ اس کی دعا سے غافل ہیں۔

﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اَحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اَحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ

قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ﴾ (جامع ترمذی:۲۵۱۶)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا، آپؐ نے فرمایا: ”اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب بھی کبھی مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں“۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ، فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ

اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً ﴾ (بخاری: ۲۲۲۴، مسلم: ۱۸۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: میں اپنے بندے کے لیے ویسا ہی ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے اور جب بندہ میرا ذکر کرتا ہے اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں بیٹھ کر یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور بندہ اگر میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

قرآنِ پاک کے حقوق

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىکَ اللّٰہُ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ﴾ (سورۃ النساء: ۱۰۵)

یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾ (سورۃ الحجر: ۹)

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ﴾

(سورۃ حٰم السجدۃ:۴۱)

جن لوگوں نے اپنے پاس قرآن پہنچ جانے کے باوجود اس سے کفر کیا، (وہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں) یہ بڑی باوقعت کتاب ہے۔

﴿لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ﴾ (سورۃ حٰم السجدۃ:۴۲)

جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے، یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے (اللہ) کی طرف سے۔

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ (سورۃ یوسف:۳)

ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں تھے۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ﴾ (سورۃ الفرقان:۱)

بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے۔

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ : "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"﴾ (صحیح بخاری:۳۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان رکھ کر اور ثواب کے لیے عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ﴾

(ابو داؤد: ۱۴۵۲)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا﴾ (ابو داؤد: ۱۴۶۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "صاحب قرآن (حافظ قرآن یا ناظرہ خواں) سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ اور عمدگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسا کہ تم دنیا میں عمدگی سے پڑھتے تھے، تمہاری منزل وہاں ہے، جہاں تم آخری آیت پڑھ کر قرأت ختم کرو گے۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ﴾ (ابو داؤد: ۱۴۷۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کسی کی اتنی نہیں سنتا جتنی ایک خوش

الحان رسول کی سنتا ہے جب کہ وہ قرآن کو خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھ رہا ہو۔“

﴿ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ ﴾ (ابو داؤد:٢٦١٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کی سرزمین میں لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، مالک کہتے ہیں میرا خیال ہے اس واسطے منع کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن اسے پا لے۔

﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ ﴾ (ابوداؤد:١٣٣٣)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا ایسے ہے جیسے اعلانیہ طور سے خیرات کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسے ہے جیسے چپکے سے خیرات کرنے والا۔

﴿ قَالَ النَّبِيِّ ﷺ: "اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ" ﴾ (صحیح بخاری:٥٠٦٠)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے، جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔

﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ، قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ

قُوَّةً، حَتّٰی قَالَ: فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ"

(صحیح بخاری: ۵۰۵۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ" ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا سات راتوں میں ختم کیا کرو اس سے زیادہ مت پڑھ۔

حقوق مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ (سورۃ الحجرات:۱)

اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾(سورۃ الحجرات:۲)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ

اَلَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿سورۃ الحجرات:۳﴾

بیشک جولوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کے لئے جانچ لیا ہے۔ان کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ﴾(سورۃ الحجرات:۴)

جولوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (بالکل) بے عقل ہیں۔

﴿وَلَوۡ اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡہِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ﴾(سورۃ الحجرات:۵)

اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ غفور رحیم ہے۔

﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا﴾

(سورۃ النور:۶۳)

تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کرلو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے

﴿اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاِذَا کَانُوۡا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمۡرٍ جَامِعٍ لَّمۡ یَذۡہَبُوۡا حَتّٰی یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ﴾(سورۃ النور:۶۲)

باایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں کہیں نہیں جاتے۔

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (سورۃ المجادلۃ:۱۲)

اے مسلمانو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ﴾ (سورۃ المحمد:۳۳)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔

﴿وَمَآ آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾

(سورۃ الحشر:۷)

اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ۔

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (سورۃ آلِ عمران:۳۱)

کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

(سورۃ النساء:٦٥)

سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے ، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ (سورۃ الاحزاب:٢١)

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے۔

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

(سورۃ البقرہ:١٤٣)

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر گواہ ہو جائیں، جس قبلہ پر تم پہلے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان ضائع نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ، مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ نِسْوَةٍ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي﴾ (سلسلة صحيحه: ۲۶۳۰)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ستائیس (۲۷) کذاب اور دجال ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی، میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، فَأَنَا اللَّبِنَةُ﴾ (بخاری: ۱۴۷۵)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری اور پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس طرح ہے جیسا کہ وہ شخص جس نے خوبصورت محل تیار کیا اور اینٹ کی جگہ خالی رہنے دی۔ لوگ اس محل کو دیکھتے اور پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑ دی گئی ہے؟ سو وہ اینٹ میں ہی ہوں۔"

والدین کے حقوق

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾

(سورۃ بنی اسرائیل: ۲۳۔۲۴)

اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، اور نہ انہیں جھڑکو۔ بلکہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔ اور ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنے آپ کو انکساری سے جھکاؤ، اور یہ دعا کرو کہ: یارب! جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے۔

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ﴾

(سورۃ لقمان: ۱۴)

ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

(سورۃ لقمان:۱۵)

اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (سورۃ العنکبوت:۸)

ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیئے تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ○﴾ (سورۃ البقرۃ:۸۳)

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے پکا عہد لیا تھا کہ: تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے، اور والدین سے اچھا سلوک کرو گے، اور رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے بھلی بات کہنا، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ (مگر) پھر تم میں سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا باقی سب (اس عہد سے) منہ موڑ کر پھر گئے۔

﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ" قِيلَ، يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ﴾ (صحیح بخاری:۵۹۷۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ

الْكَبَائِرِ؟"، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: "الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ" ﴾ (صحیح بخاری:۶۲۷۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

﴿ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟، قَالَ: الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ﴾
(صحیح بخاری:۷۵۳۴)

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

﴿ عَنْ أُبَيِّ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَأَسْحَقَهُ ﴾ (سلسلۃ صحیحہ:۱۷۳)

حضرت ابی بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے والدین یا کسی ایک کو اپنی زندگی میں پایا اس کے باوجود وہ آگ میں داخل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمت سے بہت دور کر دیا۔

﴿ عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْفُوعًا: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِّنْ

الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا ابْتَدَرَهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ (كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا قِبَلَهُ﴾

(سلسلة صحيحه:۳۳۰۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: جس مسلمان والدین کے تین بچے فوت ہو گئے جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنی رحمت کی وجہ سے انہیں جنت میں داخل کرے گا، اور جو مسلمان اللہ کے راستے میں اپنے مال کی دو عمدہ چیزیں (جوڑی) خرچ کرتا ہے تو جنت کے داروغے اسے اپنی طرف جلدی جلدی بلاتے ہیں (ہر ایک اسے اپنے سامنے کی نعمتوں کی طرف بلائے گا)۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ﴾ (صحیح بخاری:۱۲۸۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور جہاد میں شریک ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی خدمت کر، یہی جہاد ہے۔''

اولاد کے حقوق

﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ

يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۝﴾ (سورة البقرة:۲۳۳)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں، یہ مدت ان کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہیں، اور جس باپ کا وہ بچہ ہے اس پر واجب ہے کہ وہ معروف طریقے پر اُن ماؤں کے کھانے اور لباس کا خرچ اٹھائے۔

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝﴾ (سورة بنی اسرائیل:۳۱)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے، اور تمہیں بھی۔ یقین جانو کہ ان کو قتل کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔

﴿عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ﴾ (جامع ترمذی:۴۰۷)

حضرت سبرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو اُن کو نماز سکھاؤ اور اگر دس سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کے لیے مارو۔''

﴿عَنْ أَبِي مُوْسَى ،أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا أَرَادَ الرَّجُلَ أَنْ يُّزَوِّجَ ابْنَتَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهَا ﴾ (سلسلة صحيحه:۱۸۸۹)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لے لے۔

﴿عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ حَتَّى يَمُتْنَ وَفِي رِوَايَة: يبن وَفِي أُخْرَى: يَبْلُغْنَ أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى﴾ (سلسلة صحيحه:۱۹۸۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں یا تین بیٹیوں کی یا دو یا تین بہنوں کی ان کے فوت ہونے تک پرورش کی (اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ بڑی ہو جائیں، اور دوسری روایت میں ہے: بالغ ہو جائیں) یا وہ خود مر جائے تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

﴿عَنْ جَابِرٍ، مَرْفُوعاً: مَنْ عَالَ ثَلَاثاً مِّنْ بَنَات يَكْفِيهِنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ وَيَرْفُقَ بِهِنَّ فَهُوَ فِي الْجَنَّة﴾ (سلسلة صحيحه:۱۹۹۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انکا خرچ دیا، ان پر رحم کیا اور ان پر نرمی کی تو وہ جنت میں ہوگا۔

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، يُؤْوِيهِنَّ، وَيُكفيهن، وَيَرْحَمُهُنَّ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَه الجَنِّة البَتَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ:

وَثِنْتَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: وَثِنْتَيْنِ﴾(سلسلة صحيحه:۱۹۹۴)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں جنہیں وہ رہائش/ٹھکانا دے، کفالت کرے، اور ان پر رحم کرے، اس کے لئے لازمی طور پر جنت واجب ہوگئی، لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور دو بیٹیاں ہوں تو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور دو بیٹیاں ہوں تب بھی۔

میاں بیوی کے حقوق

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾(سورة البقرة:۲۲۸)

اور ان عورتوں کو معروف طریقے کے مطابق ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسے (مردوں کو) ان پر حاصل ہیں۔ ہاں! مردوں کو اُن پر ایک درجہ فوقیت ہے۔

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۝﴾(سورة النور:۳۱)

اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے۔

﴿ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلَا

یَمْنَعُهَا" ﴾ (صحیح بخاری:۸۷۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی (نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آنے کی) اس سے اجازت مانگے تو شوہر کو چاہیے کہ اس کو نہ روکے۔

﴿ **قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا، وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ"** ﴾ (صحیح بخاری:۱۴۴۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کے کھانے کی چیز سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور اس کا ارادہ گھر کو بگاڑنے کا نہ ہو تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا، اسی طرح خزانچی کو بھی ایسا ہی ثواب ملے گا۔

﴿ **قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ"** ﴾ (صحیح بخاری:۵۱۹۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر شوہر گھر پر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

﴿ **قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، : "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ"** ﴾ (صحیح بخاری:۵۱۹۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ

آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کردے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

﴿ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ" ﴾ (صحیح بخاری:۵۳۴۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے شوہر کے وہ اس کے سوگ میں نہ سرمہ لگائے نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے مگر یمن کا دھاری دار کپڑا (جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو)۔

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ ﴾ (صحیح بخاری:۵۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تو جو کچھ خرچ کرے اور اس سے تیری نیت اللہ کی رضا حاصل کرنی ہو تو تجھ کو اس کا ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔

﴿ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَامَ: رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ" ﴾ (صحیح بخاری:۳۰۰۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی اس کا محرم نہ ہو۔ اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے فلاں جہاد میں اپنا نام لکھوا دیا ہے اور ادھر میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو بھی جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا یَفْرُكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ﴾

(صحیح مسلم:۱۴۶۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مومن ایمان والی عورت سے نفرت نہ کرے، (اس لئے کہ) اگر اسے اس کی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند آجائے گی۔''

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ﴾ (صحیح مسلم:۱۸۲۹)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مرد اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے اور اس کی ذمہ داری کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔''

﴿قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تُؤْذِی امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ: لَا تُؤْذِیهِ قَاتَلَكِ اللهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیلٌ یُوشِكُ أَنْ یُفَارِقَكِ إِلَیْنَا﴾ (جامع ترمذی:۱۱۷۴)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورت بھی اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو (جنت کی) بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: تو اسے تکلیف نہ دے۔ اللہ تجھے ہلاک کرے، یہ تو ویسے بھی تیرے پاس بس مسافر ہے، قریب ہے کہ یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے“۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَّاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا﴾ (جامع ترمذی:۱۱۵۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔“

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ؟ قَالَ: الَّتِیْ تَسُرُّهٗ إِذَا نَظَرَ، وَلَا تَعْصِیهِ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهٗ بِمَا یَكْرَهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا﴾ (مسند احمد:۲/۴۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سی عورت بہترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کا خاوند اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے اور جب وہ اسے حکم کرے تو اس کی اطاعت کرے اور خاوند اس کی ذات اور اس کے مال کے بارے میں جس چیز کو ناپسند کرتا ہے وہ اس میں اُس کی مخالفت نہ کرے۔“

رشتہ داروں کے حقوق

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۝﴾ (سورۃ النساء:۱)

اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو، اور رشتہ داریوں (کی حق تلفی سے) ڈرو۔

﴿وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝﴾ (سورۃ الاحزاب:۶)

اس کے باوجود اللہ کی کتاب کے مطابق پیٹ کے رشتہ دار دوسرے مومنوں اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (میراث کے معاملے میں) زیادہ حق رکھتے ہیں الا یہ کہ تم اپنے دوستوں (کے حق میں کوئی وصیت کر کے ان) کے ساتھ کوئی نیکی کرلو۔ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ﴾ (سورۃ المحمد ﷺ:۲۲)

اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾

(سورۃ الروم:۳۸)

لہٰذا تم رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی جو لوگ اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ بہتر ہے، اور وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ﴾ (صحیح مسلم: ۶۵۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! لوگوں میں سے (میری طرف سے) حسن معاشرت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، پھر جو تمہارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمہارا قریبی ہو۔ (اسی ترتیب سے آگے حق دار بنیں گے۔)

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ﴾ (صحیح مسلم: ۶۵۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے (بعض) رشتہ دار ہیں، میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ

مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کے ساتھ ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا سلوک کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے تو تم ان کو جلتی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس روش پر رہو گے، ان کے مقابلے میں اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ، فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ﴾ (جامع ترمذی و صحیح بخاری: ۱۹۰۷/۵۹۸۸)

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں بہت رحم کرنے والا ہوں۔ رحم (رشتہ) کو میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔''

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ﴾ (سننِ نسائی: ۲۵۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چار طرح کے لوگ ہیں جن سے اللہ بغض رکھتا ہے: قسمیں کھا کھا کر بیچنے والا، گھمنڈی فقیر، بوڑھا زناکار، ظالم امام (حاکم)''

پڑوسیوں کے حقوق

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴾

(سورۃالنساء:۳۶)

اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نیز رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب والے پڑوسی، دور والے پڑوسی، ساتھ بیٹھے (یا ساتھ کھڑے) ہوئے شخص اور راہ گیر کے ساتھ اور اپنے غلام باندیوں کے ساتھ بھی (اچھا برتاؤ رکھو) بیشک اللہ کسی اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

﴿قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا﴾ (صحیح بخاری:۲۲۵۹)

میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ﴾ (صحیح بخاری:۵۱۸۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ﴾ (صحیح مسلم: ۱۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جس کی ایذارسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثُهُ﴾

(صحیح مسلم: ۲۶۲۴)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جبرائیلؑ ہمسایہ کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔“

﴿عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ﴾ (صحیح مسلم: ۴۸)

سیدنا ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ﴾ (صحیح بخاری: ۱۱۲۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے نہ روکے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَأَرَادَ بَيْعَهَا فَلْيَعْرِضْهَا عَلَى جَارِهِ﴾ (سنن ابن ماجہ: ۲۴۹۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی کوئی زمین ہو تو وہ اسے فروخت کرنے سے پہلے اس (پڑوسی، شریک) پر پیش کرے۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا﴾ (جامع ترمزی: ۱۳۶۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے پڑوسی (ساجھی) کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے، جب دونوں کا راستہ ایک ہو تو اس کا انتظار کیا جائے گا اگرچہ وہ موجود نہ ہو''۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ﴾ (جامع ترمذی: ۱۹۴۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے بہتر دوست وہ ہے جو لوگوں میں اپنے دوست کے لیے بہتر ہے، اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے''۔

﴿سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ﴾ (سننِ ابو داؤد: ۳۵۱۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پڑوسی اپنے سے لگے ہوئے مکان یا

زمین کا زیادہ حقدار ہے۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ﴾ (سلسلة صحيحه:٣٨٧)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے اس کے پہلو میں۔

﴿عن أنس قَال: قَال رَسُولُ الله ﷺ: إِنَّ الله لَيُنَادِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ جِيرَانِي؟ أَيْنَ جِيرَانِي؟ قَالَ: فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا وَمَن يَنْبَغِي أَنْ يُّجَاوِرَكَ:؟ فَيَقُولُ: أَيْنَ عُمَّارَ الْمَسَاجِدِ؟﴾ (سلسلة صحيحه:٥٦١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ندا دے گا میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب کس کے لائق ہے کہ وہ آپ کا پڑوسی بنے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مساجد کو آباد کرنے والے کہاں ہیں؟

کافروں کے حقوق

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۝﴾ (سورة المجادلة:٢٢)

''اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے لوگوں کو تُو نہیں پائے گا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرتے ہوں۔ چاہے ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا کنبہ کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔''

﴿لَا یَنۡهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡكُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَلَمۡ یُخۡرِجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِیَارِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ۝﴾ (سورۃالممتحنۃ:۸)

''اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ تم کوئی نیکی کا یا انصاف کا معاملہ کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

﴿لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَلَیۡسَ مِنَ اللّٰهِ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰىةً ؕ وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ الۡمَصِیۡرُ﴾ (سورۃآلِ عمران:۲۸)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

﴿اَلۡیَوۡمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ

حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (سورۃ المائدہ:۵)

کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جولوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو، اس طرح کہ تم ان سے با قاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو، منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں۔

كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا" (صحیح بخاری:۱۳۱۲)

حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے

ہوئے تھے۔ اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو کافر ہیں) اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گزرا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟۔

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ"﴾ (صحیح بخاری:۶۲۵۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تمہیں یہودی سلام کریں اور اگر ان میں سے کوئی » السَّامُ عَلَيْكَ. « کہے تو تم اس کے جواب میں صرف »وَعَلَيْكَ« (اور تمہیں بھی) کہہ دیا کرو۔“

﴿عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا رَوٰى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: (يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا﴾ (صحیح مسلم:۲۵۷۷)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے آپ پر حرام کر لیا ہے اور تمہارے لیے بھی اسے حرام قرار دیا ہے، پس ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی نہ کرو۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)﴾ (سنن ابو داؤد:۴۰۳۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔“

جانوروں کے حقوق

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)﴾ (صحیح بخاری:۲۳۶۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک بار ایسا ہوا کہ ایک شخص (راستے میں) جا رہا تھا۔ اس کو زور کی پیاس لگی۔ وہ کنویں میں اُترا اور اس سے پانی پیا، پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے، پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے اپنے دل میں کہا: آخر اس پر بھی وہی تکلیف ہوگی جو مجھ پر تھی۔ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں تھام کر اوپر چڑھا اور کتے

کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا جانوروں کو پانی پلانے میں بھی ہمیں ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔''

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ"﴾ (صحیح بخاری:۱۸۲۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی گناہ نہیں کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹ کھانے والا کتا۔

﴿عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللهُ﴾ (صحیح بخاری:۶۹۴۱)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے۔''

﴿عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ﴾ (صحیح مسلم:۱۹۵۵)

سیدنا شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب تم جانور ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنی چھری کو تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو راحت دے۔“

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: (عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا، حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)﴾ (صحیح مسلم: ۲۲۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے قید کر کے رکھا، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ وہ عورت اس وجہ سے جہنم میں داخل ہو گئی۔ اس نے اسے قید کرنے کے بعد نہ اسے کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اسے قید سے چھوڑا کہ زمین کے جانور شکار کر کے کھاتی (یہاں تک کہ وہ مر گئی)۔“

﴿نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا﴾ (جامع ترمذی: ۱۴۷۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی جاندار کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

مالی اُمور

رزق حلال کمانے اور حرام سے بچنے کے احکام

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ○﴾ (المطففین:۱۔۵)

”کم تولنے والوں کے لیے تباہی ہے۔ وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا کریں۔ اور جب وہ کسی کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ انہیں زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ ایک بڑے زبردست دن میں۔“

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ○﴾ (النساء:۱۰)

”بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔“

﴿عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ﴾ (بخاری: ۲۰۷۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھائے۔ اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔

﴿عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: " اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا، وَاِنَّ اللہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ، فَقَالَ: {یَآ اَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ} (المؤمنون: ۵۱) وَقَالَ: یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} (البقرۃ:۱۷۲) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ، یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَى السَّمَآءِ، یَارَبِّ! یَا رَبِّ!، وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ، وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ﴾ (مسلم:۶۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے، قبول نہیں کرتا مگر پاک کو۔ اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو اس چیز کا حکم دیا ہے جس چیز کا نبیوں کو حکم دیا ہے۔ فرمایا: اے رسولو! حلال رزق سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ان چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف کرتا ہے، کہتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! (جبکہ) اس کا کھانا حرام ہے، اسکا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے، حرام کے ساتھ اس کو غذا دی جاتی ہے، ایسے آدمی کی دعا کیسے قبول ہو؟

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَیَأْتِیَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَآ اَخَذَ الْمَالَ، اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِّنْ حَرَامٍ﴾ (بخاری: ۲۰۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو کچھ وہ پکڑ رہا ہے حلال ہے یا حرام۔

﴿عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی اللہ عنہ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ، وَبَیْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا یَعْلَمُهَا كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ یَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، یُوْشِكُ اَنْ یُّوَاقِعَهٗ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا اِنَّ حِمَى اللهِ فِیْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ، اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً: اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ﴾ (بخاری ومسلم: ۵۲/۱۰۷)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ ان دونوں کے درمیان مشتبہ اُمور ہیں، جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک کرلیا۔ جو شبہات میں پڑا وہ حرام میں واقع ہوا۔ جیسے چرواہا چراگاہ کے

قریب چراتا ہے، قریب ہے کہ اس میں جانور چریں۔ خبردار! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہے۔ خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام چیزیں ہیں۔ خبردار! بے شک جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جس وقت وہ درست ہوجاتا ہے تو سارا جسم درست ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

سود

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰواؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○﴾ (البقرۃ: ۲۷۵)

”جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کے دن وہ نہیں اٹھیں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص اٹھتا ہے جس کے حواس جن نے لپٹ کر کھودیئے ہوں، یہ حالت ان کی اس لیے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود لینا، حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ پھر جسے اپنے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آگیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا رہا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے اور جو کوئی پھر سود لے وہی لوگ دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

﴿إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَ كَسْبِ

الْأَمَةِ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ﴾ (صحیح بخاری:۲۲۳۸)

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، باندی کی (ناجائز) کمائی سے منع فرمایا تھا۔ اور گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، سود لینے والوں اور دینے والوں پر لعنت کی تھی اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی تھی۔

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ﴾ (صحیح مسلم:۴۰۴۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مختلف چیزوں کے تبادلے میں) جو دست بدست ہو اس میں سود نہیں ہے۔

﴿عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ﴾ (صحیح مسلم:۴۰۹۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: (گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا، فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا﴾ (سنن ابو داؤد:۳۵۴۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی کی کوئی سفارش کی اس نے اس سفارش کے بدلے میں سفارش کرنے والے کو کوئی چیز ہدیہ میں دی اور اس نے اسے

قبول کرلیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔

﴿قَالَ النَّبِیُّ ﷺ الْعُمْرَی جَائِزَةٌ﴾ (سنن نسائی:۳۴۴۵)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "عمریٰ لاگو ہوگا"۔

﴿قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ إِلَى قِلَّةٍ﴾ (سنن ابنِ ماجہ:۲۲۷۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی سود سے مال بڑھایا، اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اس کا مال گھٹ جاتا ہے۔

﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَكَاتِبَهُ﴾ (صحیح مسلم:۱۵۹۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود کے گواہوں اور لکھنے والے پر لعنت کی ہے۔

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

الْغَافِلَاتِ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۴۵/۲۷۶۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ایسی جان قتل کرنا جسے (بے عزت کرنا، لوٹنا یا قتل کرنا) اللہ نے حرام قرار دیا ہے، مگر حق کے ساتھ اور سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن بھاگ جانا اور پاک دامن، مومن، غافل عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔

سود کے احکام

﴿جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا؟، قَالَ بِلَالٌ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: »أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ، ثُمَّ اشْتَرِهِ﴾ (بخاری و مسلم: ۹۶/۲۳۱۲)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجور لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال! یہ کھجور کہاں سے لائے ہو؟ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے پاس ردی کھجور تھی، اس کے دو صاع دے کر ایک صاع لایا ہوں، تا کہ ہم اللہ کے نبی کو کھلائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اوہو! یہ تو عین سود ہے، یہ تو عین سود ہے، ایسے نہ کر، اگر تیرا ارادہ اچھی کھجور خریدنے کا ہو تو گھٹیا بیچ دے اور پھر (اس قیمت سے) اچھی

کھجور الگ خرید لے۔

﴿عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَآءً بِسَوَآءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ، فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ﴾ (مسلم:۸۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب یہ اشیاء مختلف ہو جائیں تو جس طرح چاہو بیچو، جبکہ لین دین دست بدست ہو جائے۔ سونا، سونے کے ساتھ اور چاندی، چاندی کے ساتھ، جو، جو کے ساتھ، کھجور، کھجور کے ساتھ، نمک، نمک کے ساتھ، برابر سرابر، ہاتھ در ہاتھ لو، لیکن جب جنس مخالف کے ساتھ تبادلہ ہو، تو پھر جیسے چاہو خرید وفروخت کرو، شرط یہ ہے کہ ہاتھ در ہاتھ (نقد ہو، ادھار نہ ہو)۔

شرعی تجارت

﴿وَاَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا○﴾ (البقرة:۲۷۵)

”حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔“

﴿قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ "نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ﴾

(صحیح بخاری:۲۱۶۱)

حضرت انسؓ بن مالک نے فرمایا کہ ہمیں اس سے روکا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت بیچے۔

﴿سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ﴾ (صحیح بخاری: ۳۶۴۲)

میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا، وہ لوگ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے اور صحابی تھے) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری خرید کر لے آئیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا۔ اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہو جاتا۔

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ"﴾ (صحیح بخاری: ۱۴۷۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص رسی سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی پیٹھ پر جنگل سے اٹھا لائے (پھر انہیں بازار میں بیچ کر اپنا رزق حاصل کرے) تو وہ اس شخص سے بہتر ہے جو کسی کے

پاس آ کر سوال کرے۔ پھر جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اسے دے یا نہ دے۔

﴿عَنْ اَبِی سَعِیدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّمَا الْبَیْعُ عَنْ تَرَاضٍ﴾ (سنن ابن ماجہ: ۲۱۸۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیع (تجارت) رضامندی کی بنیاد پر ہی درست ہے۔

﴿عَنْ حَکِیمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا - فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا، وَاِنْ کَتَمَا وَ کَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا)﴾ (صحیح بخاری و مسلم: ۲۰۷۹)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے دونوں کو جدا ہونے سے پہلے تک (سودا فسخ کرنے کا) اختیار ہے، اگر وہ سچ کہیں گے اور بیان کریں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کی بیع میں برکت ختم ہو جائے گی۔

ممنوع تجارت

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ، وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ، وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ، وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ﴾

(سنن ابو داؤد: ۳۵۰۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرض اور بیع (کو ایک دوسرے سے منتھی کرنا یعنی یہ کہنا: پہلے قرض دو پھر سودا کروں گا) حلال نہیں اور نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں (لگانا حلال ہے) اور نہ ہی نفع اس چیز کا جس میں اپنا ذمہ نہ لیا جائے (حلال ہے) اور نہ بیچنا اس چیز کا جو اپنے پاس موجود نہ ہو یعنی اپنے قبضے میں نہ ہو (حلال ہے)۔

﴿قَالَ ﷺ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ﴾

(صحیح بخاری و مسلم: ۲۱۵۵/۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں تو وہ باطل ہے۔

﴿أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ﴾ (ابو داود: ۳۴۴۵، صحیح بخاری: ۲۱۵۰)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگے بڑھ کر قافلے سے نہ ملو، ارزاں خرید کر گراں بیچنے کے لیے (یعنی قافلہ کو شہر میں آنے سے پہلے ان سے مل کر غلہ نہ خریدو) اور کسی کی خرید و فروخت میں کوئی اپنی چیز نہ بیچے (یعنی ایک خریدار کو دوسرا نہ بلا لے) اور

اُونٹنی اور بکری کا دودھ تصریہ نہ کرو (یعنی ایک دن یا دو دن کا دودھ ان کے تھنوں میں جمع کر کے نہ بیچو)۔ اگر کوئی اس (روکے ہوئے دودھ والے جانور) کو (اس کے بھرے بھرے تھن دیکھ کر) خرید لیتا ہے تو اسے دودھ دوہنے کے بعد اختیار ہے، چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور چاہے تو بیچنے والے کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

﴿سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ اَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ اِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ﴾

(ابن ماجہ: ۲۲۴۶)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ عیب دار چیز اپنے بھائی کو فروخت کرے، الا یہ کہ اسے بتا دے۔

﴿اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا﴾ (صحیح مسلم: ۱۶۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا، فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ﴾ (بخاری: ۲۱۲۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کو خریدے تو اسے قبضے میں لینے

سے پہلے نہ بیچے۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ﴾ (صحیح بخاری و مسلم: ۲۱۴۰/۵۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَلَا تَنَاجَشُوا﴾ (صحیح بخاری و مسلم: ۵۲/۶۰۶۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیع میں تناجش نہ کرو (بلا ارادۂ خرید ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو)۔

﴿عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ﴾ (بخاری: ۵۳۴۷)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گودنے والی عورت پر اور گدوانے والی عورت پر اور سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اور کتے کے مول اور زانیہ کی کمائی سے منع کیا ہے اور تصویر اتارنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ تُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاَسْوَاقَ﴾ (مسلم: ۱۵۱۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ سامان تجارت کے بازار تک پہنچنے سے پہلے اس سے کچھ لیا جائے۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ، اَوْ يُبَاعَ صُوْفٌ عَلٰى ظَهْرٍ ، اَوْ سَمْنٌ فِيْ لَبَنٍ ، اَوْ لَبَنٌ فِيْ ضَرْعٍ﴾ (سنن دار قطنی: ۲۸۷۱، صحیح بخاری: ۱۴۸۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کھانے کے قابل ہونے سے پہلے کھجور بیچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا ہے، اسی طرح پیٹھ پر اون، تھن میں دودھ، یا دودھ میں گھی کی بیع (بھی ممنوع ہے)۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۱۵۸/۱۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تجارتی قافلے کو (مارکیٹ سے باہر) نہ ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لئے (کوئی مال) فروخت نہ کرے۔

﴿عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ: اَنْ يُّبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اَنْ يُّبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ﴾ (مسلم: ۵۹)

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزابنہ

اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے اور محاقلہ یہ ہے کہ بالی میں گیہوں یعنی کھیپ بیچا جائے گیہوں کے بدلے۔

﴿عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَبِيعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ؟ قَالَ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ﴾ (نسائی:۴۶۱۳)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور وہ مجھ سے ایک ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں، تو میں بازار سے خرید کر اسے دوں؟ فرمایا: جو تیرے پاس نہ ہو اس کو فروخت نہ کر۔

شراب کا بیان

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰﴾ (المائدۃ:۹۰)

”اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ

الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا﴾

(صحیح بخاری:۸۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ (دینی) علم اٹھ جائے گا اور جہل ہی جہل ظاہر ہو جائے گا۔ اور (اعلانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔

﴿سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ﴾ (صحیح بخاری:۴۶۱۹)

میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے۔ اما بعد! اے لوگو! جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو سے اور شراب ہر وہ پینے کی چیز ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الآخِرَةِ﴾ (صحیح بخاری:۵۵۷۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس نے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ

بِالْجَرِيدِ، وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ﴾ (صحیح بخاری:۶۷۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتے سے مارا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا﴾ (جامع ترمذی:۱۸۷۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "گیہوں، جو، کھجور، کشمش، اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا﴾ (سنن ابو داؤد:۳۶۸۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بعض لوگ شراب پئیں گے لیکن اسے دوسرے نام سے موسوم کریں گے۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ، وَقَالَ سُوَيْدٌ: فِي هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ﴾ (سنن نسائی:۵۵۸۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خمر (شراب) ان دو درختوں سے (بنتی) ہے، اور سوید کی روایت میں ہے کہ شراب ان دو درختوں: کھجور اور انگور سے بنتی ہے"۔

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ

عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ﴾ (ترمذی:۱۲۹۵)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے: اس کے نچوڑنے اور نچڑوانے والے پر، پینے والے پر اور اٹھانے والے پر اور جس کے لیے اُٹھا کر لے جائی جائے، پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کے خریدنے والے اور جس کے لیے وہ خریدی جائے اس پر۔“

جھوٹی قسم اُٹھانا

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾﴾

(آل عمران:۷۷)

”(اس کے برخلاف) جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد اور اپنی کھائی ہوئی قسموں کا سودا کر کے تھوڑی سی قیمت حاصل کر لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور قیامت کے دن نہ اللہ ان سے بات کرے گا، نہ انہیں (رعایت کی نظر سے) دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، اور ان کا حصہ تو بس عذاب ہوگا، انتہائی دردناک۔“

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا

وَتُصۡلِحُوۡا بَيۡنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِىۡۤ اَيۡمَانِكُمۡ وَلٰكِنۡ يُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا كَسَبَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۲۲۵﴾ (البقرہ: ۲۲۵،۲۲۴)

''اور اللہ (کے نام) کو اپنی قسموں میں اس غرض سے استعمال نہ کرو کہ اس کے ذریعے نیکی اور تقویٰ کے کاموں اور لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے سے بچ سکو اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اور اللہ تمہاری لغو قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرے گا، البتہ جو قسمیں تم نے اپنے دلوں کے ارادے سے کھائی ہوں گی ان پر گرفت کرے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا بردبار ہے۔''

﴿عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ﴾ (صحیح مسلم: ۳۵۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا حق مارا، اللہ نے اس کے لیے آگ واجب کردی اور اس پر جنت حرام ٹھہرائی۔'' ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: اگرچہ وہ معمولی سی چیز ہو، اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا: ''چاہے وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔''

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ﴾ (صحیح مسلم: ۴۲۵۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، آپ ؐ نے فرمایا: نذر کا کفارہ (وہی ہے جو) قسم کا کفارہ ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ﴾ (صحیح مسلم: ۴۲۷۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس کے بجائے دوسرے کام کو اس سے بہتر خیال کیا تو وہ وہی کام کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ﴾ (صحیح مسلم: ۴۲۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم، حلف لینے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ﴾ (صحیح مسلم: ۴۴۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ فرمایا۔ (یعنی ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی کی قسم کو دوسرے گواہ کا قائم مقام بنایا۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ: الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ﴾ (جامع ترمذی:۱۳۴۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: "گواہ مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے"۔

﴿أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ، وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللهِ، أَوْ لِيَسْكُتْ﴾ (جامع ترمذی:۱۵۳۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلہ میں پایا، وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بیشک اللہ تم لوگوں کو باپ، دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، قسم کھانے والا اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ چاپ رہے"۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْكَبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ﴾ (جامع ترمذی:۳۰۲۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کبائر یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، یا کہا: جھوٹی قسم کھانا"۔

﴿ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا،

فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾ (سنن ابو داؤد: ۳۲۴۲)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی دباؤ میں آ کر (یا دیدہ ودانستہ) جھوٹی قسم کھالے تو چاہیئے کہ اس کے سبب وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ﴾ (سنن ابو داؤد: ۳۲۵۲)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس کے باپ کی، وہ کامیاب ہوگیا اگر وہ سچا ہے، قسم ہے اس کے باپ کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اگر وہ سچا ہے۔

﴿إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ﴾ (بخاری: ۲۰۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم سامان کے رواج کا باعث ہے اور برکت کو مٹانے کا سبب ہے۔

غصب

﴿قَالَ النَّبِيَّ ﷺ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ﴾ (صحیح بخاری: ۲۴۵۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی کسی دوسرے کی ظلم سے لے لی تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گردن میں ڈالا جائے گا۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ غَصَبَ رَجُلاً أَرْضًا ظُلْمًا، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ﴾ (سلسلة صحيحه ٣٦٧٤)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی آدمی کی زمین ظلم سے غصب کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

شفعہ کے مسائل

﴿عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ﴾

(بخاری:٢٢١٣)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ پس جب واقع ہوں حدیں اور راستے پھیر لئے جائیں، ان میں شفعہ نہیں ہے۔

﴿قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ، رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ، لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ﴾

(صحیح مسلم:٤١٢٨)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مشترک جائیداد پر، جو تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا فیصلہ فرمایا، وہ گھر ہو یا باغ ہو اس کے لیے (جو اس کا شریک ملکیت ہے) اسے بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ وہ اپنے شریک کو بتائے اگر وہ (شریک) چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو

چھوڑ دے۔اگراس نے (اسے) فروخت کر دیا اور اس (شریک) کو اطلاع نہ دی تو یہی اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

اُجرت کے مسائل

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللهُ: "ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ"﴾

(صحیح بخاری:۲۲۲۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا، وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَعْطُوا الْاَجِيرَ اَجْرَهُ، قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ﴾ (ابن ماجہ:۲۴۴۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

کھیتی باڑی کے مسائل

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"﴾ (صحیح بخاری:۲۳۲۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

﴿أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ، ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ، فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ، فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ﴾ (صحیح بخاری:۲۳۲۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے حصے پر معاملہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس میں سے اپنی بیویوں کو 100 وسق دیتے تھے۔ جس میں 80 وسق کھجور ہوتی اور 20 وسق جو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) جب خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواج

مطہرات کو آپ نے اس کا اختیار دیا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انہیں بھی وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے۔ یا وہی پہلی صورت باقی رکھی جائے۔ چنانچہ بعض نے زمین لینا پسند کیا۔ اور بعض نے (پیداوار سے) وسق لینا پسند کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے زمین ہی لینا پسند کیا تھا۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا، عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَلِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَطْرُ ثَمَرِهَا﴾ (مسلم: ١٥٥١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیبر کی زمین اور کھجور کے درخت یہودیوں کو اس شرط پر دیئے کہ وہ اپنے مالوں کے ساتھ اس میں محنت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے نصف پھل ہو گا۔

﴿عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ﴾ (ابو داؤد: ٣٠٧٣)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص بے آباد زمین پر دیوار بنا کر اس کو گھیر لے وہ اس کی ملکیت ہے۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "اَلْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَآءِ، وَالْكَلَإِ، وَالنَّارِ﴾

(سنن ابو داود: ٣٤٧٧)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

فرمایا: سب مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ میں۔

رہن اور قرض کے مسائل

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرہ: ۲۸۳)

"اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی پر قبضہ کیا جائے اور اگر ایک تم میں سے دوسرے پر اعتبار کرے تو چاہیے کہ وہ شخص امانت ادا کر دے جس پر اعتبار کیا گیا اور اپنے اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بیشک اس کا دل گناہگار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔"

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ، اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ، اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا، وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ﴾

(بخاری: ۲۵۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سواری کے جانور پر اس پر خرچ کرنے کے بدلے سواری کی جا سکتی ہے، جبکہ اسے گروی رکھا جائے۔ اسی طرح دودھ والے جانور کا دودھ اس پر خرچ کرنے کے بدلے

پیا جا سکتا ہے جبکہ وہ گروی رکھا جائے۔ اور جو سوار ہوتا ہے اور دودھ پیتا ہے اس کے ذمہ خرچ ہے۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ﴾ (بخاری:۲۴۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بعینہٖ مفلس آدمی کے پاس پاتا ہے تو وہ اپنے علاوہ کسی غیر سے اس کا زیادہ حق دار ہے۔

﴿عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اُصِيبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ ﷺ: تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ: خُذُوا مَا وَجَدْتُّمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ﴾ (مسلم:۱۸)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی کو پھلوں میں نقصان پہنچا، جو اس نے خریدے تھے، اس کا قرض زیادہ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس پر صدقہ کردو۔ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا، لیکن اس کے قرض تک نہ پہنچ سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے قرض خواہوں کے لئے فرمایا: جو پاتے ہو لے لو، تمہارے لئے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

﴿عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا، فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَاَمَرَ اَبَارَافِعٍ اَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ اَبُو رَافِعٍ، فَقَالَ: لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا، فَقَالَ: اَعْطِهِ اِيَّاهُ، اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً﴾ (مسلم:۱۱۸)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے ایک جوان اُونٹ قرض لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زکوٰۃ کے اُونٹ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کا اُونٹ ادا کردو۔ ابورافع رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آئے اور کہا کہ میں ان میں نہیں پاتا، مگر اس سے بہتر سات برس کا اُونٹ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو وہی دے دو، اس لیے کہ بہترین آدمی وہ ہے جو ادائے قرض میں سب سے اچھا ہو۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ﴾ (بخاری:۲۳۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کے مال ان کو ادا کرنے کے ارادے سے لیے تو اللہ اس کے لئے ادا کردے گا اور جس نے ضائع کرنے کے ارادے سے مال لیا تو اللہ اس کو ضائع کردے گا۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ،

قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ ﴾ (مسلم:۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرض کے سوا شہید کے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ« ﴾ (ترمذی:۱۰۷۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح اپنے قرض کے ساتھ لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس سے ادا کر دیا جائے۔

ہدیہ کے مسائل

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا" ﴾

(صحیح بخاری:۲۲۵۹)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ، كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ" ﴾

(صحیح بخاری:۲۶۲۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی کی

ہوئی قے کو چاٹنے والا۔"

﴿عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَارْجِعْهُ﴾ (مسلم:۹)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لائے اور کہا: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اپنے تمام بیٹوں کو اس طرح کا غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اس کو واپس لوٹا لے۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً اَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ، وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَاِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ﴾

(ابو داؤد:۳۵۳۹)

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے اور پھر اس میں رجوع کرے، مگر باپ اپنے بیٹے کو دیئے ہوئے عطیہ میں رجوع کر سکتا ہے۔ اس شخص کی مثال جو عطیہ دیتا ہے پھر اس کو واپس لوٹاتا ہے کتے کی

طرح ہے۔جس نے کھایا اور جب پیٹ بھر گیا تو قے کردی، پھر اپنی قے میں لوٹا یعنی اس کو کھانا شروع کر دیا۔

گری پڑی چیز کے متعلق مسائل

﴿عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً، فَلْيُشْهِدْ ذَوَيْ عَدْلٍ، وَلْيَحْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَلَا يَكْتُمْ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا، وَإِنْ لَّمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا، فَإِنَّهُ مَالُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾ (مسند احمد: ۱۶۱/۴)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لقطہ (گری ہوئی چیز) کو پائے وہ دو عدل والوں کو گواہ بنائے۔ اور اس کی تھیلی اور تسمے کی شناخت کر لے اگر اس کا مالک آجائے تو اس سے نہ چھپائے کیونکہ یہ اُسی کا حق ہے۔ اگر مالک نہ آئے تو وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ﴾ (سنن ابو داؤد: ۳۴۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھاؤ بڑھانے کے لیے احتکار (ذخیرہ اندوزی) وہی کرتا ہے جو خطا کار ہو۔

﴿ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنِ احْتَكَرَ عَلَى

الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ﴾

(سنن ابنِ ماجہ:۲۱۵۵)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جو مسلمانوں کے کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جذام (کوڑھ) یا افلاس (فقر) میں مبتلا کر دے گا۔

میراث کے مسائل

﴿وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا﴾

(سورۃ النساء-۳)

اور یتیموں کا مال ان کو دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو، اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھانہ جاؤ بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾ (سورۃ النساء:۷)

ماں باپ اور خویش و اقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی۔ (جو مال ماں باپ اور خویش و اقارب چھوڑ مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصّہ مُقرّر کیا ہوا ہے۔

﴿وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿النساء:۸﴾

''اور جب تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے کچھ انہیں بھی دے دو اور ان کو معقول بات کہہ دو۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (سورۃ النساء:۱۰)

جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔

﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱﴾ (النساء:۱۱)

''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ: مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اور اگر (صرف) عورتیں ہی ہوں، دو یا دو سے زیادہ، تو مرنے والے نے

جو کچھ چھوڑا ہو، انہیں اس کا دو تہائی حصہ ملے گا۔ اور اگر صرف ایک عورت ہو تو اسے (ترکے کا) آدھا حصہ ملے گا۔ اور مرنے والے کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا، بشرطیکہ مرنے والے کی کوئی اولاد ہو، اور اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں تہائی حصے کی حق دار ہے۔ ہاں! اگر اس کے کئی بھائی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا (اور یہ ساری تقسیم) اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد ہوگی جو مرنے والے نے کی ہو، یا اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہے تو اس کی ادائیگی کے بعد تمہیں اس بات کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے کہ تمہارے باپ بیٹوں میں سے کون فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تم سے زیادہ قریب ہے؟ یہ تو اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے ہیں، یقین رکھو کہ اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔''

﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿١٢﴾﴾ (النساء: ١٢)

''اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں، اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔ اور اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو، اور ان کے قرض کی ادائیگی کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔ اور تم جو کچھ چھوڑ کر جاؤ اس کا ایک چوتھائی ان (بیویوں) کا ہے، بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔ اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو، اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث تقسیم ہونی ہے، ایسا ہو کہ نہ اس کے والدین زندہ ہوں، نہ اولاد، اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن زندہ ہو تو ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حق دار ہے۔ اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے، (مگر) جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمے جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد، بشرطیکہ (وصیت یا قرض کے اقرار کرنے سے) اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ سب کچھ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا، بردبار ہے۔''

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (سورۃ النساء:۱۴)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کرے اور اس کی مُقرّرہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنّم میں ڈال دے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، ایسوں ہی کے لئے رُسوا کُن عذاب ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ (سورۃ النساء:۲۹)

اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید وفروخت، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔

﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا﴾ (سورۃ النساء:۳۳)

ماں باپ یا قرابت دار جو چھوڑ مریں اس کے وارث ہم نے ہر شخص کے لئے مُقّرر کر دیئے ہیں اور جن سے تم نے اپنے ہاتھوں معاہدہ کیا ہے انہیں ان کا حصّہ دو حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ (سورۃ النساء:۵۸)

اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانت انہیں پہنچاؤ ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو ! یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سُنتا ہے، دیکھتا ہے۔

﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾﴾ (النساء: ۱۷۶)

”(اے پیغمبر!) لوگ تم سے (کلالہ کا حکم) پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم بتاتا ہے، اگر کوئی شخص اس حال میں مرجائے کہ اس کی اولاد نہ ہو، اور اس کی ایک بہن ہو تو وہ اس کے ترکے میں سے آدھے کی حق دار ہوگی۔ اور اگر اس بہن کی اولاد نہ ہو (اور وہ مرجائے، اور اس کا بھائی زندہ ہو تو وہ اس بہن کا وارث ہوگا۔ اور اگر بہنیں دو ہوں تو بھائی کے ترکے سے وہ دو تہائی کی حق دار ہوں گی۔ اور اگر (مرنے والے کے) بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تمہارے سامنے وضاحت کرتا ہے تا کہ تم گمراہ نہ ہو، اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔“

﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا﴾ (سورۃ الفجر: ۱۹)

اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔

﴿وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾۔ (سورۃ الفجر: ۲۰)

اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔

﴿عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ﴾ (بخاری ومسلم: ۶۷۶۴/۱۶۱۴)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ﴾ (سنن ابوداود: ۴۵۶۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

﴿عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ﴾ (جامع ترمذی: ۲۱۰۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کی ٹہنی سے گرا اور مر گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دیکھو، کیا اس کا کوئی وارث ہے؟" صحابہ نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کا مال اس کے گاؤں کے کچھ لوگوں کو دے دو"۔

وصیت کے مسائل

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَهُ شَيْءٌ يُّرِيدُ اَنْ يُّوْصِيَ فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، اِلَّا

وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ﴾ (مسلم:١٦٢٧)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان مرد کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس ایک چیز ہے جو وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو کہ وہ دوراتیں گذارے، مگر اس کے پاس وصیت نامہ لکھا ہوا ہو۔

﴿عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا مَرِيضٌ، فَقَالَ: أَوْصَيْتَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكَمْ؟، قُلْتُ: بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَ: فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ؟، قُلْتُ: هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ، قَالَ: أَوْصِ بِالْعُشْرِ، فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ: أَوْصِ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ﴾ (ترمذی:٩٧٥)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اس حال میں کہ میں بیمار تھا۔ فرمایا: تو نے وصیت کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کس قدر؟ میں نے کہا: اللہ کی راہ میں سارے مال کی وصیت۔ فرمایا: تو نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: وہ مالدار ہیں۔ فرمایا: دسویں حصہ کی وصیت کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے میں اسکو کم خیال کرتا رہا، یہاں تک کہ فرمایا: تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے۔

﴿عَنْ أَبَا أُمَامَةَ سَمِعْتُ قَالَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ﴾ (ابوداؤد:٢٨٧٠)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اسکا حق دیا ہے۔ چنانچہ وارث کے لئے وصیت نہیں۔

﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَرَّ مِنْ مِيرَاثِ وَارِثِهِ، قَطَعَ اللهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (ابن ماجه: ۲۷۰۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے وارث کی میراث سے راہِ فرار اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو ختم فرمادیں گے۔

نکاح

نکاح کا بیان

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ﴾

(بخاری: ۱۹۰۵)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرلے، یہ نگاہ کو بہت نیچا کرتا ہے اور شرم گاہ کو بہت بچاتا ہے۔ اور جو

طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، یہ اس کیلئے (شہوت کی تیزی) ختم کرنے والا ہے۔

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: "تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ "﴾۔ (بخاری ومسلم: ۵۰۹۰/۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عورت سے لوگ چار غرضوں سے نکاح کرتے ہیں: یا مال داری کی وجہ سے یا حسب نسب کی وجہ سے یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دین داری کی وجہ سے۔ تو ایسا کر دیندار عورت کو اختیار کر (جس کے اوضاع واطوار اچھے ہوں۔ اگر ایسا نہ کرے تو) تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (اخیر چل کر تجھ کو ندامت ہوگی)۔

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ﴾ (ترمذی، ابن ماجہ: ۱۶۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی امداد اللہ پر لازم ہے: ایک خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا، دوسرا وہ مکاتب جو بدلِ کتابت ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تیسرا وہ جو زنا سے بچنے کی غرض سے نکاح کا ارادہ کرے۔

﴿عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ

(ابو داؤد: ۲۰۵۰)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور کہا: میں نے ایک ایسی عورت کو پایا ہے جو حسب ونسب والی بھی ہے اور خوبصورت بھی ہے، لیکن وہ بچے جننے والی نہیں ہے، تو کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ فرمایا: نہیں۔ وہ دوسری مرتبہ پھر آیا اور سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرما دیا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ آیا اور پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس عورت سے نکاح کرو جو خاوند سے محبت کرنے والی ہو اور بہت بچے جننے والی ہو۔ اس لیے کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی اُمتوں پر فخر کروں گا۔

قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا (صحیح بخاری: ۲۷۲۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت نہ بیچے۔ کوئی شخص نجش نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر بھاؤ بڑھائے۔ نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام بھیجے اور نہ کوئی عورت (کسی مرد سے) اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے (جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تا کہ اس

طرح اس کا حصہ بھی خود لے لے۔"

اجنبی عورتیں اور شرمگاہ سے متعلق مسائل

﴿قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانَ﴾ (مسند احمد: ۲۶/۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کے ساتھ علیحدہ نہیں ہوتا، مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

﴿فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا یَدْخُلَنَّ ھٰذَا عَلَیْکُنَّ﴾ (بخاری ومسلم: ۵۲۳۵/۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ (مخنث) گھروں میں داخل نہ ہوا کریں۔

﴿عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ﴾ (بخاری ومسلم: ۵۲۳۲/۲۰)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر داخل ہونے سے بچو۔ ایک انصاری شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! دیور کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔

نکاح میں ولی

﴿اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ، حَدَّثَھُمْ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ، وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا: یَا

رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ ﴾(بخاری ومسلم: ١٤١٩/٥١٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بیوہ کا نکاح اس سے پوچھے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! باکرہ کی اجازت کا کیسے پتہ چلے گا؟ فرمایا: یہ کہ وہ خاموش ہو جائے۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ﴾ (مسند احمد: ٢٢٦٠)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

(ابو داؤد: ٢٠٩٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ کہنے لگی کہ میرے باپ نے میرا نکاح جبراً کر دیا ہے، میں راضی نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا۔

نکاح کا اعلان

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ،

وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ﴾ (سنن ابن ماجه:۱۸۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام میں فرق یہ ہے کہ نکاح میں دف بجایا جائے، اور اس کا اعلان کیا جائے۔

مختلف مسائل

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ﴾

(بخاری ومسلم: ۱۴۱۸/۲۷۲۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام شرطوں سے زیادہ لائق پورا کرنے کے لحاظ سے وہ شرط ہے جس سے تم نے ان کی شرمگاہیں حلال کیں، یعنی مہر اور نان ونفقہ وغیرہ۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا﴾ (بخاری ومسلم: ۳۸/۲۷۲۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے کہ اس کے پیالہ کو خالی کرے اور چاہے کہ خود نکاح کر لے۔ اس کے لئے وہ ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ﴾

(بخاری ومسلم: ۳۰/۴۲۱۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرما دیا تھا اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْــَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْــَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (الممتحنۃ:۱۰)

”اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کی جانچ کرلو۔ اللہ ہی ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم انہیں مومن معلوم کرلو تو انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ، نہ وہ (عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں اور ان کفار کو دے دو جو کچھ انہوں نے خرچ کیا اور تم پر گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرلو جب تم انہیں ان کے مہر دے دو۔ اور کافر عورتوں کے ناموس کو قبضہ میں نہ رکھو اور جو تم نے ان عورتوں پر خرچ کیا تھا مانگ لو اور جو انہوں نے خرچ کیا وہ مانگ لیں۔ اللہ کا یہی حکم ہے، جو تمہارے لیے صادر فرمایا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔“

لے پالک کی بیوی سے نکاح

﴿فَلَمَّا قَضٰی زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ (الاحزاب:۳۷)

''پھر جب زید نے اپنی بیوی سے تعلق ختم کرلیا تو ہم نے اس سے تمہارا نکاح کرادیا، تاکہ مسلمانوں کے لیے اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں اس وقت کوئی تنگی نہ رہے جب انہوں نے اپنی بیویوں سے تعلق ختم کرلیا ہو۔ اور اللہ نے جو حکم دیا تھا اس پر عمل تو ہو کر رہنا ہی تھا۔''

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (سورۃ النسا:۲۳)

حرام کی گئیں ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں تمہاری

پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾﴾ (النساء: ٢٢)

''اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا (کسی وقت) نکاح کر چکے ہوں، تم انہیں نکاح میں نہ لاؤ، البتہ پہلے جو کچھ ہو چکا وہ ہو چکا۔ یہ بڑی بے حیائی ہے، گھناؤنا عمل ہے، اور بے راہ روی کی بات ہے۔''

﴿اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡوَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ (النور: ٣)

''بدکار مرد سوائے بدکار عورت یا مشرکہ کے نکاح نہیں کرے گا اور بدکار عورت سے سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کوئی نکاح نہیں کرے گا اور ایمان والوں پر یہ حرام کیا گیا ہے۔''

﴿عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ

عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا﴾ (بخاری ومسلم:۵۱۰۸/۱۴۰۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے، نہ عورت اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے۔

﴿اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ﴾ (بخاری:۵۰۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو جننے کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔

بیوی سے صحبت کا بیان

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲۲۳)

”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ اور اپنے لیے آئندہ کی بھی تیاری کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم ضرور اس سے ملو گے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔“

﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲۲۲)

”اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو! وہ نجاست ہے۔ پس حیض میں عورتوں سے علیٰحدہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ، یہاں تک کہ وہ پاک ہو لیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

﴿عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي اِلَى امْرَاَتِهِ، وَتُفْضِي اِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا﴾ (مسلم:۱۴۳۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے دن مرتبے کے لحاظ سے شریر لوگوں میں سے وہ آدمی ہے کہ جو اپنی بیوی کی طرف جاتا ہے اور وہ اس کی طرف آتی ہے (یعنی دونوں ہمبستری کرتے ہیں) پھر وہ مرد اس کا راز فاش کرتا ہے۔

﴿عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ ، سَمِعَهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ: مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ، وَاِذَا اَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَيْءٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ﴾ (مسلم:۱۴۳۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عزل (یعنی منی باہر خارج کرنا) کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا: منی کے تمام پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ جب اللہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔

حق مہر کا بیان

﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (النساء: ۲۴)

”اور خاوند والی عورتیں مگر تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہو جائیں۔ یہ اللہ کا قانون تم پر لازم ہے اور ان کے سوا تم پر سب عورتیں حلال ہیں، بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلے میں طلب کرو، ایسے حال میں کہ نکاح کرنے والے ہو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ پھر ان عورتوں میں سے جسے تم کام میں لائے ہو تو ان کے حق جو مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں دے دو، البتہ مہر کے مقرر ہو جانے کے بعد آپس کی رضا مندی سے باہمی کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ خبردار حکمت والا ہے۔“

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝﴾ (النساء: ۳۴)

”مرد عورتوں کے نگراں ہیں، کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور کیونکہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔ چنانچہ نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں، مرد کی غیر موجودگی میں اللہ کی دی ہوئی حفاظت سے (اس کے حقوق کی) حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ، اور (اگر اس سے کام نہ چلے تو) انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) انہیں مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کے اوپر، سب سے بڑا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا، قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَزْوَاجِهِ﴾ (مسلم:۱۴۲۶)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مہر کتنا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی بیویوں کے لئے مہر مقرر کرنا ۱۲ اُوقیہ اور ایک نش تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تجھے نش کا پتہ ہے؟ میں نے کہا:

نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدھا اُوقیہ، پس یہ پانچ سو درہم ہوئے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات کے لیے مہر تھا۔

بیویاں اوران میں عدل

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝﴾ (النساء:۱۲۹)

”اور تم عورتوں کو ہرگز برابر نہیں رکھ سکو گے، اگرچہ اس کی حرص کرو۔ سو تم بالکل ہی ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری عورت کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو اور اگر اصلاح کرتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

ناپسند عورت کے ساتھ نباہ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۝﴾

(النساء:۱۹)

”اے ایمان والو! یہ بات تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے مالک بن بیٹھو، اور ان کو اس غرض سے مقید مت کرو کہ تم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس کا کچھ حصہ لے اُڑو، الا یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اور ان کے ساتھ بھلے

انداز میں زندگی بسر کرو، اور اگر تم انہیں پسند نہ کرتے ہوتو یہ عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔"

طلاق اور خلع کا بیان

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ② ﴾

"اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو، اور عدت کو اچھی طرح شمار کرو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے، ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں الا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، اور یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود ہیں اور جو کوئی اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود سے آگے نکلے، اس نے خود اپنی جان پر ظلم کیا، تم نہیں جانتے، شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کردے۔ پھر جب وہ عورتیں اپنی (عدت کی) میعاد کو پہنچنے

لگیں تو تم یا تو انہیں بھلے طریقے پر (اپنے نکاح میں) روک رکھو، یا پھر بھلے طریقے سے ان کو الگ کر دو، اور اپنے میں سے دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنا لو جو عدل والے ہوں۔ اور اللہ کی خاطر سیدھی سیدھی گواہی دو، لوگو! یہ وہ بات ہے جس کی نصیحت اس شخص کو کی جا رہی ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔“

﴿وَاِنۡ یَّتَفَرَّقَا یُغۡنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنۡ سَعَتِہٖ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیۡمًا ﴿﴾ (النساء:۱۳۰)

”اور اگر دونوں میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے پرواہ کر دے گا اور اللہ وسعت کرنے والا حکمت والا ہے۔“ جو کچھ بیویوں کو دے چکے ہو طلاق کے بعد ان سے واپس نہ لو۔

﴿وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّکَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَیۡتُمۡ اِحۡدٰہُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡہُ شَیۡئًا ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَہٗ بُہۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا وَکَیۡفَ تَاۡخُذُوۡنَہٗ وَقَدۡ اَفۡضٰی بَعۡضُکُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ وَّاَخَذۡنَ مِنۡکُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا ﴿﴾ (النساء:۲۱،۲۰)

”اور اگر تم ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کو بدلنا چاہو اور ایک کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لو گے؟ تم اسے کیوں کر لے سکتے ہو جب کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکا ہے اور وہ عورتیں تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں؟“

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○﴾

(البقرۃ:۲۳۰)

’’پھر اگر اسے طلاق دے دی تو اس کے بعد اس کے لیے وہ حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔ پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں رجوع کر لیں اگر ان کا گمان غالب ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم کر سکیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، وہ انہیں کھول کر بیان کرتا ہے، ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔‘‘

ولیمہ

﴿عَنْ صَفِيَّةَ رضی اللہ عنہ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: اَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ﴾ (بخاری:۵۱۷۲)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو سیر جو کے ساتھ کیا۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِئْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ﴾ (مسلم:۱۴۲۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں دعوت پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرو۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ، يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم﴾ (بخاری ومسلم: ۱۴۳۲/۵۱۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: برا کھانا اس ولیمے کا ہے جس کے لئے دولت مند بلائے جاتے ہیں اور فقراء کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ، فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ، وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ﴾ (بخاری ومسلم: ۱۴۶۸/۳۳۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری وصیت کو قبول کرو، عورتوں سے اچھا معاملہ کرو، اس لئے کہ یہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے۔ اگر تو اس کو سیدھا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو توڑ دیگا اور اگر تو اس پہلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔ عورتوں کے بارے میں وصیت قبول کرو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِذَا دَعَا

الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ﴾ (بخاری ومسلم: ۳۲۳۷/۱۴۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلائے تو وہ انکار کردے اور وہ شوہر اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گذاردے، تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا﴾ (ترمذی: ۱۱۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو سجدہ کرنا روا رکھتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ﴾ (ترمذی: ۱۱۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق میں اچھا ہو اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهٗ فِي

سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ أَنفَقتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقتَ بِهِ وَدِينَارٌ أَنفَقتَهُ عَلَى أَهلِكَ أَفضَلُهَا الدِّينَارُ الَّذِي أَنفَقتَهُ عَلَى أَهلِكَ﴾ (العیال لابن ابی الدنیا: ۹، صحیح مسلم: ۹۹۴)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک وہ دینار ہے جو تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور ایک وہ دینار ہے جو تو نے غلام کے آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک وہ دینار ہے جو تو نے صدقہ کر دیا اور ایک وہ دینار ہے جو تو نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا، تو ان میں سے افضل دینار وہ ہے جو تو نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا۔“

طلاق و خلع

﴿عَنِ ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَبغَضُ الحَلَالِ اِلَى اللهِ تَعَالَى اَلطَّلَاقُ﴾ (ابو داؤد: ۲۱۷۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

﴿اُخبِرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَن رَّجُلٍ طَلَّقَ امرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطلِيقَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضبَانًا ثُمَّ قَالَ: اَيُلعَبُ بِكِتَابِ اللهِ وَاَنَا بَينَ اَظهُرِكُم؟ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَّقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلَا اَقتُلُهُ﴾ (نسائی: ۳۴۰۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک آدمی کا اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دینے

کے بارے میں خبر دی گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان ہوں؟ یہاں تک کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اسکو قتل نہ کردوں؟۔

لعان

﴿عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ اَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ﴾ (بخاری ومسلم: ۵۲۲۲/۲۷۶۲۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت کا یہ تقاضا ہے کہ مومن حرام کام نہ کرے۔

﴿عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِيْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰى آتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: نَعَمْ، قَالَ: كَلَّا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِسْمَعُوا اِلٰى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، اِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ﴾ (مسلم: ۱۴۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ

عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اگر میں اپنی عورت پر غیر آدمی کو پاؤں، چار گواہ مہیا ہونے تک اس کو کچھ نہ کہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! سعد نے کہا: ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں تو اس کو تلوار سے جلدی ختم کر دونگا گواہ تلاش کرنے سے پہلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنو اس بات کو جو تمہارا سردار کہتا ہے، بے شک وہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ أَعْرَابِیًّا أَتٰی رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ امْرَأَتِی وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّی أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: فَهَلْ فِیهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَأَنّٰی هُوَ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ! یَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: وَهٰذَا لَعَلَّهُ یَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ﴾ (بخاری و مسلم: ۵۳۰۵/۱۵۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میری عورت نے کالے رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے پاس اُونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا: سرخ رنگ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا اُونٹ بھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! ان میں کئی

خاکستری رنگ کے ہیں۔فرمایا: کہاں سے آیا وہ رنگ؟ اس نے کہا: کسی رَگ نے ان کو کھینچا ہوگا۔فرمایا: شاید یہ لڑکا کسی رَگ کی وجہ سے کالا ہو کہ اس کو کھینچ لیا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو اس بچے سے انکار کرنے کی اجازت نہ دی)۔

﴿ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ﴾ (بخاری و مسلم: ۴۳۲۶/۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرے اور وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

﴿ عَنْ عَبْدُ اللهِ بِنْ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ، ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ﴾ (ابو داؤد: ۲۲۷۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے، اس کی ماں سے میں نے زمانۂ جاہلیت میں زنا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب اسلام میں اس بچے کا دعویٰ نہیں ہوسکتا۔ جاہلیت کی بات چلی گئی۔ اب تو لڑکا صاحبِ فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے واسطے پتھر ہیں۔

عدت کے مسائل

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ (بخاری ومسلم: ۱۲۸۰/۱۴۸۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ پر ایمان رکھتی ہے اور آخرت کے دن پر، اس کے لئے درست نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر وہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ﴾

(سنن ابوداود: ۲۳۰۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔ گیرو رنگ کا بھی نہ پہنے۔ اور نہ ہی ہاتھ پاؤں کو مہندی سے رنگے اور نہ سرمہ لگائے۔

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ : اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ زَوْجِي يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي مِنْ بِئْرِ اَبِي عِنَبَةَ، وَقَدْ نَفَعَنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَهِمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ

یُحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هٰذَا اَبُوْكَ، وَهٰذِهٖ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ، فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ، فَانْطَلَقَتْ بِهٖ﴾

(ابو داؤد:۲۲۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: میرا خاوند میرے بیٹے کو لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور حال یہ ہے کہ اس نے مجھے بئر ابی عنبہ سے پانی پلایا ہے اور اس نے مجھے نفع بھی دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس پر قرعہ ڈال لو۔ تو اس کے خاوند نے کہا: کون ہے جو میرے بیٹے کے بارے میں مجھے حق دلائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں۔ ان دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے۔ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا اور وہ اس کو لے گئی۔

قسم اور نذر کا بیان

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهٗ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ، وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيْهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ﴾ (بخاری ومسلم:۶۱۰۸/۱۶۴۶)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں پایا اس حال میں کہ وہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پکار کر فرمایا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ تم کو اپنے باپوں کی

قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ پس جو شخص قسم کھانے والا ہو، اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ، وَلَا بِآبَائِكُمْ﴾ (مسلم:۱۶۴۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ ہی اپنے باپوں کی۔

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ﴾ (مسلم:۱۶۵۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تیری قسم اس چیز پر واقع ہوتی ہے کہ جس پر تیرا ساتھی تجھ کو سچا جانے۔

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ، وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللهِ، وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ﴾ (سنن ابوداود:۳۲۴۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور ماؤں کی قسم نہ کھاؤ اور نہ بتوں کی، اور صرف اللہ کی قسم کھاؤ، اور نہ قسم کھاؤ، مگر سچا ہونے کی صورت میں۔

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْذِرُوْا، فَاِنَّ

النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ﴾ (بخاری ومسلم: ۶۶۰۸/۱۶۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نذر نہ مانو، اس لئے کہ نذر تقدیر کو دور نہیں کر سکتی اور اس نذر سے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔

عدالت

قصاص

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (المائدۃ: ۴۵)

”اور ہم نے ان پر اس کتاب میں لکھا تھا کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر ہے۔ پھر جس نے معاف کر دیا تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا اور جو کوئی اس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ

اَخِيۡهِ شَیۡءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَاَدَآءٌ اِلَيۡهِ بِاِحۡسَانٍ‌ؕ ذٰ لِكَ تَخۡفِيۡفٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَرَحۡمَةٌ‌ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ ذٰ لِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۔ وَلَكُمۡ فِى الۡقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِىۡ الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ۝﴾ ۔(البقرۃ: ۱۷۹،۱۷۸)

''اے ایمان والو! مقتولوں میں برابری کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت بدلے عورت کے۔ پس جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کیا جائے تو دستور کے موافق مطالبہ کرنا چاہیے اور اسے نیکی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے۔ پس جو اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور اے عقلمندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے، تاکہ تم (خونریزی سے) بچو۔''

﴿عَنۡ عَبۡدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: " لَا يَحِلُّ دَمُ امۡرِءٍ مُسۡلِمٍ، يَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّىۡ رَسُوۡلُ اللهِ، اِلَّا بِاِحۡدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفۡسُ بِالنَّفۡسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِىۡ، وَالۡمَارِقُ مِنَ الدِّيۡنِ التَّارِكُ لِلۡجَمَاعَةِ﴾ ۔(بخاری ومسلم: ۱۶۷۶/۶۸۷۸)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی ایسے مسلمان آدمی کا خون جائز نہیں جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر تین باتوں میں سے ایک کے ساتھ: نفس نفس کے بدلہ میں اور بوڑھا زانی، اور اپنے دین سے نکل جانے والا، جماعت کو چھوڑ دینے والا مرتد۔

قتل

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا﴾

(بخاری ومسلم: ٦٨٦٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مومن اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اس سے خون ناحق سرزد نہ ہو۔

﴿عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِيْ، فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، اَفَاَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ! بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقْتُلْهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّهٗ قَدْ قَطَعَ يَدِيْ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ قَطَعَهَا، اَفَاَقْتُلُهٗ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ، وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ﴾

(بخاری ومسلم: ٩٥)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ خبر دیں کہ اگر میں کسی کافر آدمی کو ملوں اور ہم دونوں کا مقابلہ ہو، وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مارے اور اسے کاٹ دے، پھر ایک درخت کے ساتھ پناہ

پکڑے اور کہے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لے آیا۔ (ایک روایت میں ہے کہ جب میں اس کے قتل کا ارادہ کروں تو کہے: لا الٰہ الا اللہ، کیا یہ کلمہ کہنے کے بعد میں اس کو قتل کردوں؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل نہ کر۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل نہ کر۔ اگر تو اس کو قتل کرے گا وہ تیرے مرتبہ میں ہوگا اس سے پہلے کہ تو اس کو قتل کرے اور تو اس کے درجہ میں ہوگا اس سے پہلے کہ اس نے وہ کلمہ پڑھ لیا ہے جو اس نے پڑھا ہے۔

﴿عَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: »كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ، اِلَّا مَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا، اَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ (ابوداؤد:۴۲۷۰)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر گناہ امید ہے کہ اللہ اس کو بخش دے گا، مگر جو شخص شرک کی حالت میں مرا یا جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان آدمی کو قتل کر ڈالا۔

دیت کے مسائل

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

مِّيۡثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهۡلِهٖ وَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ‌ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ ۚ تَوۡبَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ﴿۹۳﴾

(النساء:۹۲۔۹۳)

''کسی مسلمان کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو قتل کرے، الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس پر فرض ہے کہ وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور دیت (یعنی خون بہا) مقتول کے وارثوں کو پہنچائے، الا یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ اور اگر مقتول کسی ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہو جو تمہاری دشمن ہے، مگر وہ خود مسلمان ہو تو بس ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا فرض ہے، (خون بہا دینا واجب نہیں)۔ اور اگر مقتول ان لوگوں میں سے ہو جو (مسلمان نہیں، مگر) ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو بھی یہ فرض ہے کہ خوں بہا اس کے وارثوں تک پہنچایا جائے، اور ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا جائے۔ ہاں! اگر کسی کے پاس غلام نہ ہو تو اس پر فرض ہے کہ دو مہینے تک مسلسل روزے رکھے۔ یہ توبہ کا طریقہ ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے، اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا، اور اللہ نے اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

جن چیزوں میں تاوان نہیں

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ﴾

(صحیح بخاری:۱۴۲۸، صحیح مسلم:۱۷۱۰)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ”چوپائے کا تلف کرنا باطل ہے اور کان اور کنواں بھی باطل ہے اور زمین میں گڑھے ہوئے مال میں پانچواں حصہ واجب ہے۔

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُّرِيدُ اَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: قَاتِلْهُ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: فَاَنْتَ شَهِيدٌ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ﴾ (مسلم:۱۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بتلائیں کہ اگر کوئی آدمی آکر میرا مال لینا چاہے (تو میں کیا کروں؟) فرمایا: تو اس کو اپنا مال نہ دے۔ اس نے کہا: بتلایئے کہ اگر وہ مجھ سے لڑے (تو پھر)؟ فرمایا: تو اس سے لڑ۔ اس نے کہا: بتلایئے کہ اگر وہ مجھ کو قتل کر دے (تو پھر)؟ فرمایا: تو شہید ہے۔ اس نے کہا: بتلایئے کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں (تو پھر)؟ فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔

﴿ لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ، وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ﴾ (بخاری:٦٨٨٨)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے گھر میں کوئی شخص جھانکے، حالانکہ تو نے اس کو اجازت نہیں دی اور تو اس کو کنکری مارے، جس سے تو اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو تجھ پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

ممنوع اُمور

﴿عَنِ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ، حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ﴾ (مسلم:٢٦١٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، یہاں تک کہ اسکو ہاتھ سے رکھ دے، اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

﴿عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا﴾ (بخاری:٧٠٧١)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا قَاتَلَ

اَحَدُکُمْ اَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهٖ﴾ (بخاری: ۲۶۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے بچے، کیونکہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

﴿عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ﴾ (ترمذی: ۱۴۲۱)

☆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

فساد پھیلانے والوں سے قتال

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا

وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○﴾ (الانعام: ۱۵۱)

''(ان سے) کہو کہ: آؤ، میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے (درحقیقت) تم پر کونسی باتیں حرام کی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیں گے اور ان کو بھی۔ اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی، اور جس جان کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے اسے کسی برحق وجہ کے بغیر قتل نہ کرو۔ لوگو! یہ ہیں وہ باتیں جن کی اللہ نے تاکید کی ہے تاکہ تمہیں کچھ سمجھ آئے۔''

﴿عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا، يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾۔ (بخاری: ۱۲۱)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھے فرمایا: لوگوں کو خاموش کرواؤ۔ پھر فرمایا: میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔

﴿عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا الْمُسْلِمَانِ، حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ، فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ، دَخَلَاهَا جَمِيْعًا﴾ (مسلم: ۲۸۸۸)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے کو ملیں، ایک اپنے دوسرے بھائی پر ہتھیار سے حملہ کر دے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں۔ جب ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے دونوں اس میں داخل ہو جاتے ہیں۔

﴿عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِيْ، فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ﴾ (نسائی:۴۰۲۳)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میری امت میں تفریق ڈالنے کے لئے نکلے اس کی گردن اُڑا دو۔

شرعی حدود

﴿عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خُذُوْا عَنِّيْ، خُذُوْا عَنِّيْ، قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَالرَّجْمُ﴾ (مسلم:۱۶۹۰)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ نے عورتوں کے لئے راہ مقرر کر دی ہے۔ اگر کنوارہ مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے

مارے جائیں اور سنگسار کر دیا جائے۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهٖ﴾ (ابن ماجہ: ۲۵۶۱/۱۴۵۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم پاؤ کہ قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے پس فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

﴿اِنَّ اَبَا بُرْدَةَ الْاَنْصَارِیَّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا تَجْلِدُوْا فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللهِ﴾

(بخاری ومسلم: ۱۷۰۸/۶۸۵۰)

حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دس کوڑوں سے زیادہ کسی کو نہ لگائے جائیں، مگر اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

چور کا ہاتھ کاٹنا

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللهِ ؕ وَاللهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۔ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾

(المائدۃ: ۳۸،۳۹)

"اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور

اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا﴾ (بخاری؍مسلم:١٦٨٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار دینار یا اس سے زیادہ کے بدلے میں ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

حدود میں سفارش

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ، فَقَالُوْا: وَمَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: " اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ، ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ، اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَاَيْمُ اللهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا﴾ (بخاری ومسلم:٣٤٧٥/١٦٨٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو مخزومی عورت کے واقعہ نے سخت فکر میں ڈالا، جس نے چوری کی تھی۔ کہنے لگے: اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون گفتگو کرے؟ پھر کہنے لگے: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ہیں، وہی جرأت کر سکتے ہیں۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔

شراب خوری کی حد

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَلَدَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ﴾ (بخاری ومسلم: ۶۷۷۶/۱۷۰۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے میں کھجور کی ڈالیوں اور جوتیوں کے ساتھ مارا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

شراب خور آدمی

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: کُلُّ مُسْکِرٍ

خَمْرٌ، وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ﴾ (مسلم: ۲۰۰۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس کو ہمیشہ پیتا رہا اور اس نے اس سے توبہ نہیں کی اور مر گیا تو وہ آخرت میں اس کو نہیں پیئے گا۔

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ﴾ (سنن نسائی: ۵۶۰۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

﴿عَنْ دَيْلَمِ الْحِمْيَرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا، وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا، قَالَ: هَلْ يُسْكِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَنِبُوْهُ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ، قَالَ: فَاِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ﴾ (مسند احمد: ۲۳۲/۴)

حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم سرد علاقہ کے رہنے والے ہیں، ہم اس میں سخت کام کرتے ہیں، ہم گیہوں

سے شراب بناتے ہیں، اپنے کاموں پر ہم قوت حاصل کرتے ہیں اور اپنے علاقہ کی سردی سے بچتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: اس سے بچو۔ میں نے کہا: لوگ اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو۔

حکومت

﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ‌ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ۝﴾ (النساء: ۵۹)

”اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں۔ پھر اگر آپس میں کسی چیز میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیرو اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو۔ یہی بات اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔“

﴿عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَنۡ اَطَاعَنِيۡ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنۡ عَصَانِيۡ فَقَدۡ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنۡ يُّطِعِ الۡاَمِيۡرَ فَقَدۡ اَطَاعَنِيۡ، وَمَنۡ يَعۡصِ الۡاَمِيۡرَ فَقَدۡ عَصَانِيۡ، وَاِنَّمَا الۡاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنۡ وَرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ، فَاِنۡ اَمَرَ بِتَقۡوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ، فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجۡرًا وَاِنۡ قَالَ بِغَيۡرِهٖ فَاِنَّ

عَلَيْهِ مِنْهُ ﴾ (بخاری ومسلم: ۲۹۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ سوائے اس کے نہیں کہ امام ڈھال ہے۔ اس کے پیچھے سے قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور انصاف کرے تو اس کو اس بات کا اجر ہے اور اگر اس کے علاوہ کا حکم کرے تو اس کا گناہ اس پر ہے۔

﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ: اَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، فَاسْمَعُوا لَهٗ وَاَطِيْعُوا ﴾
(مسلم: ۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تم پر ایک کان کٹا اور ناک کٹا امیر مقرر کر دیا جائے جو تم میں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم کرے تو اس کا حکم سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔"

﴿ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ﴾ (بخاری ومسلم: ۱۴۴/۳۸)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان آدمی کے لئے واجب ہے کہ امیر کا حکم سنے اور اطاعت کرے اس کو خوش لگے یا ناخوش، جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دے۔ جب اس کو نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ اطاعت کرنا۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً﴾ (بخاری ومسلم: ۱۸۴۹/۷۰۵۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند سمجھتا ہے، پس چاہئے کہ وہ صبر کرے، کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہوا اور وہ مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ﴾ (مسلم: ۳۴۵۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو ایک نبی اس کا جانشین بن جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے

اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپؐ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پوری کرو بیعت پہلے کی پس پہلے کی۔ تم ان کو ان کا حق دو، پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھنے والا ہے اس رعیت سے متعلق جو اُن کو دی۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا﴾ (مسلم، بخاری: ۱۸۲۹/۲۴۰۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تو سرداری نہ مانگ، اس لئے کہ اگر مانگنے کے سبب تجھ کو سرداری دی گئی تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر بغیر سوال کے دی گئی تو اللہ کی طرف سے تیری مدد کی جائے گی۔

﴿مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ (بخاری ومسلم: ۱۴۲/۷۱۵۱)

”جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ فرمایا: جو بھی مسلمانوں کا حاکم اس حال میں مرا کہ وہ مسلمانوں سے خیانت کرنے والا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتے ہیں۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ

مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ﴾ (بخاری:۲۵۵۴)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک رعیت کا نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ وہ امام جو لوگوں پر حاکم ہے، نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ مرد کا غلام اسکے مال پر نگہبان ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهٖ﴾ (مسلم:۱۸۲۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میری امت میں سے جو بھی حاکم بنے اور وہ رعایا پر سختی کرے تو تُو اس پر سختی فرما اور جو بھی میری امت میں سے حاکم بنے اور وہ رعایا کے ساتھ نرمی کرے تو تُو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔

﴿لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ، قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى، قَالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً﴾

(مسلم: ۴۴۲۵)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ بے شک اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حاکم بنا لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو قوم اپنی حکومت عورت کے حوالے کر دے وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

﴿فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ: بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ، وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنْ صَامَ، وَإِنْ صَلَّى؟ قَالَ: "وَإِنْ صَامَ، وَإِنْ صَلَّى، وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ﴾ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۸/۱۵۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں، اللہ نے مجھے ان باتوں کا حکم فرمایا ہے: مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اور سننا اور حکم بجا لانا، ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ جو شخص ایک بالشت کے برابر جماعت سے نکل گیا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی، مگر یہ کہ وہ پھر آئے اور جو کوئی جاہلیت کا پکارنا پکارتا ہے وہ دوزخیوں کی جماعت سے ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اے

اللہ کے رسولؐ! اگر وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے تو پھر؟ فرمایا: اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور خود کو مسلمان خیال کرے۔

خوشخبری وآسانی پیدا کرنا

﴿عَنْ اَبِيْ مُوسٰى رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ، قَالَ: بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا﴾ (بخاری ومسلم: ۱۷۳۲)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو کسی کام کے لئے بھیجتے تو فرماتے: خوشخبری دو اور نفرت پیدا نہ کرو اور آسانی کرو اور تنگی پیدا نہ کرو۔

﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ﴾ (مسلم: ۱۷۳۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ساتھ وہ پہچانا جائے گا۔

حکام کو خیانت سے باز رہنے کا حکم

﴿عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، يَقُوْلُ: اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (بخاری: ۳۱۱۸)

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے مال میں بغیر حق کے تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے آگ ہے۔

﴿عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ﴾ (ابو داؤد:۲۹۴۳)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کام پر ہم کسی شخص کو عامل مقرر کر دیں اور ہم اس کو تنخواہ بھی دے دیں تو اس کے بعد وہ جو کچھ لے گا خیانت ہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ﴾ (سنن ترمذی:۱۳۳۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔

گواہی اور فیصلے

﴿عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ؟

قَالَ: وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ﴾ (مسلم:۱۳۷)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسلمان آدمی کا حق اپنی قسم کے ساتھ لے لے تو اللہ اس کے لئے آگ کو واجب کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ معمولی چیز ہو؟ فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو۔

﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا﴾ (مسلم:۱۷۱۹)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں بہترین گواہوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ وہ ہیں جو گواہی کا سوال کیے جانے سے پہلے اپنی گواہی دے دیتے ہیں۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ﴾ (ابوداود:۳۶۰۳)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت اور زانی مرد اور زانیہ عورت اور کینہ پرور کی اپنے بھائی کے خلاف گواہی جائز نہیں۔"

اچھے اور برے اعمال

اچھے اعمال

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ:۸۲)

اور جو ایمان لائے اور کام اچھے کیے، یہ لوگ جنتی ہیں اور وہاں ہمیشہ کیلئے بسنے والے ہوں گے۔

﴿عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي﴾ (صحیح البخاری:۵۲۷)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر (اس کے بعد)؟ فرمایا: والدین سے حسن سلوک ہے۔ پوچھا: پھر؟ فرمایا: (اس کے بعد) جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ باتیں ارشاد فرمائیں، اگر میں مزید پوچھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید بتا دیتے۔“

توحید

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورۃ آل عمران:۱۸)

”اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی ہے، اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے انصاف کے ساتھ (کائنات) کا انتظام سنبھالا ہوا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جس کا اقتدار بھی کامل ہے حکمت بھی کامل۔“

﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (سورۃ الانبیاء:۲۵)

”اور تم سے پہلے ہم نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جس پر ہم نے یہ وحی نازل نہ کی ہو کہ: میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، لہٰذا میری عبادت کرو۔“

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(سورۃ الانعام:۱۶۲)

”کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔“

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: أَرَدْتُّ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ

بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي﴾ (صحیح البخاری: ٦٥٥٧)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا انہیں اپنے بدلے میں دیتا ہے۔ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا، تو تُو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کرتا رہا۔''

﴿عَنْ طَارِقِ نِ الْمُحَارِبِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقُولُ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا﴾

(مسند احمد: ٦٣/٤)

''حضرت طارق المحاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: تم یہ کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، (اگر یہ کہو گے تو) کامیاب ہو جاؤ گے۔''

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ﴾ (بخاری: ٧٣٨٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ تعالیٰ زمینوں کو اپنی مٹھی میں لے گا اور دائیں ہاتھ میں آسمان لپیٹ لے گا، پھر کہے گا: میں بادشاہ ہوں، آج کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟''

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ آلِ عمران:۱۰۴)

"تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بُلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے ، اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔"

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ التوبہ:۷۱)

"مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون) اور دوست ہیں، وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجا لاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی بات مانتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے۔"

﴿يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (سورۃ لقمان:۱۷)

"اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا

، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آئے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔"

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (سورۃ آل عمران:۱۱۰)

"(مسلمانو!) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی ہے، تم نیکی کی تلقین کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾

(سورۃ الحج:۴۱)

"یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں، اور لوگوں کو نیکی کی تاکید کریں، اور برائی سے روکیں، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔"

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (التوبة:۷۳)

"اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو، اور ان پر سختی کرو۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔"

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرفُوعاً: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ

الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ﴾ (سلسلة صحيحه:۳۲۳)

”حضرت ابوذر سے مرفوعاً مروی ہے کہ: تم اپنے بھائی سے مسکرا کر ملو تو یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور تم نیکی کا حکم کرو برائی سے روکو یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور بھٹکے ہوئے کو راستہ بتاؤ یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا (کمزور نظر) کو راستہ دکھاؤ یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی ہٹاؤ تو یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔ اور تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالو تو یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔“

﴿عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: (اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَالَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَا حَقُّهٗ؟ قَالَ: حَقُّ الطَّرِيْقِ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (بخاری:٦٢٢٩)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: راستے میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے

رسول! ہماری بعض مجلسیں ضروری ہوتی ہیں، ہم ان میں باتیں کرتے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تم راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آنکھیں جھکا کر رکھنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا، سلام کا جواب دینا اور نیکی کے کام کا حکم دینا اور برائی کے کام سے منع کرنا۔"

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ﴾ (جامع الترمذی:۲۱۶۹)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کے کام کا حکم دو اور برائی کے کام سے روکو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا، پھر تم اسے پکارو گے اور وہ تمہاری پکار کو نہیں سنے گا۔"

نصیحت

﴿إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ ۖ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ○﴾ (سورۃ طٰہٰ:۷۴)

"حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے پاس مجرم بن کر آئے گا، اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا۔"

﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ○ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○﴾ (سورۃ النازعات: ۳۷تا۳۹)

''تو وہ جس نے سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔''

﴿رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا﴾ (جامع الترمذی: ۲۸۵۵)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو وعظ ونصیحت کے سلسلے میں اوقات کا خیال کیا کرتے تھے، اس ڈر سے کہ کہیں ہم پر اکتاہٹ طاری نہ ہوجائے۔''

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ﴾ (سنن ابوداؤد: ۱۱۰۱)

حضرت جاب بن سمرہ ؓ سے روایت ہے''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ ؐ کا خطبہ بھی درمیانی ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی چند آیتیں پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔''

﴿سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ، أَوْ مَأْمُورٌ، أَوْ مُخْتَالٌ﴾ (سنن ابوداؤد: ۳۶۶۵)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وعظ ونصیحت وہی کرتا ہے جو امیر ہو یا مامور ہو یا فریبی۔''

﴿ لَمَّا أَرَدْتُ، أَنْ أُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ، إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدَتْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيئُكَ فَأُبَايِعُكَ؟، قَالَ: اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾ (سنن نسائی:۴۲۰۲)

”جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرنی چاہی تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسولؐ! ایک عورت نے زمانہ جاہلیت میں نوحہ (سوگ منانے) میں میری مدد کی تھی تو مجھے اس کے یہاں جا کر نوحہ میں اس کی مدد کرنی چاہیئے، پھر میں آکر آپؐ سے بیعت کرلوں گی۔ آپؐ نے فرمایا: ”جاؤ اس کی مدد کرو“، چنانچہ میں نے جا کر اس کی مدد کی، پھر آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔

﴿ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: دَعُوا النَّاسَ فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا اسْتَنْصَحَ رَجُلٌ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ ﴾ (سلسلة صحيحه:۱۲۴۸)

”حکیم بن ابی یزید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ اس شخص سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: لوگوں کو چھوڑ دو، وہ ایک دوسرے سے (فائدہ) حاصل کریں، اگر آدمی اپنے بھائی سے نصیحت طلب کرے تو وہ اسے اچھی نصیحت کرے۔“

پسند

﴿أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَتْ: الدَّائِمُ، قُلْتُ: مَتَى كَانَ يَقُومُ؟، قَالَتْ: يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ﴾ (صحیح بخاری:۱۱۳۲)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ آپؓ نے جواب دیا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے (خواہ وہ کوئی بھی نیک کام ہو) میں نے دریافت کیا کہ آپ (رات میں نماز کے لیے) کب کھڑے ہوتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے۔"

﴿وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ﴾ (صحیح بخاری:۳۵۸۹)

"اور تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے سارے گھر بار اور مال و دولت سے بڑھ کر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا۔"

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ﴾

(صحیح المسلم:۱۷)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔"

صحبت

﴿عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ، وَالْجَلِيسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ، وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً﴾ (صحیح المسلم:۲۶۲۸)

”سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نیک شخص کی صحبت اور برے شخص کی صحبت کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے۔مشک بیچنے والا یا تجھے تحفۃً مشک دے گا یا تو اس سے خریدے گا، ورنہ تجھے کم از کم اچھی خوشبو تو پہنچے گی، لیکن بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا ڈالے گا یا تجھے اس سے بری بو پہنچے گی۔“

﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ اَعْرَابِيًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا؟ قَالَ: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ (صحیح المسلم:۲۶۳۹)

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دیہاتی نے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تو نے

قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگا: اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت۔ فرمایا: ”تو انہی کے ساتھ ہو گا جن سے محبت کرتا ہے۔“

حسن سلوک

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○﴾ (سورۃ البقرۃ:۸۳)

”اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے پکا عہد لیا تھا کہ: تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے، اور والدین سے اچھا سلوک کرو گے، اور رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے بھلی بات کہنا، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ (مگر) پھر تم میں سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا باقی سب (اس عہد سے) منہ موڑ کر پھر گئے۔“

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○﴾ (سورۃ البقرۃ:۲۱۵)

”لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی خوشنودی کے لیے) کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجیے کہ جو مال بھی تم خرچ کرو وہ والدین، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں

کے لیے ہونا چاہیے، اور تم بھلائی کا جو کام بھی کرو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ: (اُمُّكَ) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ اُمُّكَ) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ اُمُّكَ) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ اَبُوْكَ﴾ (صحیح المسلم: ۲۵۴۸)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تیری ماں"۔ اس نے کہا: اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تیری ماں"۔ اس نے کہا: اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پھر بھی تیری ماں"۔ اس نے دریافت کیا: اس کے بعد کون زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس کے بعد تیرا باپ۔"

نیکی

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ الحشر: ۹)

"اور (ان کے لئے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان

سے پہلے جگہ بنا لی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔"

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ﴾ (سورۃ آلِ عمران:۹۲)

"جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے، اور تم جو خرچ کرو اسے اللہ بخوبی جانتا ہے۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ○ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ○﴾ (سورۃ الذاریات:۱۶،۱۵)

"متقی لوگ بیشک باغوں اور چشموں میں اس طرح رہیں گے کہ ان کا پروردگار انہیں جو کچھ دے گا، اسے وصول کر رہے ہوں گے۔ وہ لوگ اس سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے۔"

﴿اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○﴾ (النمل:۱۱)

"الا یہ کہ کسی نے کوئی زیادتی کی ہو۔ پھر وہ برائی کے بعد اسے بدل کر اچھے کام کر لے، تو میں بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہوں۔"

﴿ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "مَاتَ رَجُلٌ، فَقِيلَ لَهُ: قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَغُفِرَ ﴾ (صحیح بخاری:۲۳۹۱)

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا (قبر میں) اس سے سوال ہوا، تمہارے پاس کوئی نیکی ہے؟ اس نے کہا کہ میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا۔ (اور جب کسی پر میرا قرض ہوتا) تو میں مالداروں کو مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کے قرض کو معاف کر دیا کرتا تھا اس پر اس کی بخشش ہوگئی۔

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ﴾ (صحیح المسلم:۱۹۱۴)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایک شخص راستے میں چلا جا رہا تھا کہ اسے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی نظر آئی اور اس نے اسے اٹھا کر گزرگاہ سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس نیکی پہ اجر دیا کہ اسے بخش دیا۔"

﴿ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ، وَتَرَاحُمِهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى ﴾ (صحیح المسلم:٦٦)

"سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی، محبت اور شفقت کرنے کی بنا پر جسم واحد کی طرح ہیں، کہ اگر جسم کے ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم اس کی تکلیف میں شریک ہو کر بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

زبان اور ہاتھ

﴿كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ، قَالَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ﴾ (صحیح البخاری:۱۴۳۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آتا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام سے فرماتے کہ تم سفارش کرو کہ اس کا ثواب پاؤ گے اور اللہ پاک اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہے گا وہ دے گا۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ: "إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ"﴾

(صحیح البخاری:۲۵۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک وہ انہیں عمل یا زبان پر نہ لائیں۔"

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ﴾

(صحیح البخاری:٦٤٧٧)

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کتنی کفر اور بے ادبی کی بات ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنا مغرب سے مشرق دور ہے۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ"﴾ (صحیح البخاری:٦٨٠٧)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان یعنی (شرمگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان) کی ضمانت دے دی تو میں اسے جنت میں جانے کا بھروسہ دلاتا ہوں۔"

﴿قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ﴾ (جامع ترمذی:٢٤٠٦)

"میں نے عرض کیا: اللہ کے رسولؐ! نجات کی کیا صورت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر کی وسعت میں مقید رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔

﴿أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ

رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ﴾ (جامع ترمذی:۳۳۷۵)

"ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسولؐ! اسلام کے احکام وقوانین تو میرے لیے بہت ہیں، کچھ تھوڑی سی چیزیں مجھے بتا دیجئے جن پر میں (مضبوطی) سے جما رہوں، آپؐ نے فرمایا: "تمہاری زبان ہر وقت اللہ کی یاد اور ذکر سے تر رہے"۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا﴾

(سنن ابوداؤد ۵۰۰۵)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے تڑ تڑ بولنے والے ایسے لوگوں سے جو اپنی زبان کو ایسے پھراتے ہیں جیسے گائے (گھاس کھانے میں) چپڑ چپڑ کرتی ہے، یعنی بے سوچے سمجھے جو جی میں آتا ہے بکے جاتا ہے۔"

﴿عَنْ اَبِي مُوسٰى رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ: اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ﴾

(صحیح البخاری:۴۲)

"سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیا سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا: یارسول اللہؐ! کون سا اسلام افضل ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس شخص کا اسلام سب سے بہتر ہے) جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

﴿عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِيْ

الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَّتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُونَ﴾ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلٰوةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللهِ! فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ﴾ (ترمذی:۲۶۱۶)

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ایسے اعمال بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کردیں اور جہنم سے دور کردیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تحقیق تو نے عظیم سوال کیا ہے اور اس کے لیے آسان ہے جس پر اللہ آسان فرما دے۔ تو اللہ کی

عبادت کر، اس کے ساتھ شرک نہ کر، نماز پڑھ، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ پھر فرمایا: کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھنا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آیت تلاوت کی:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○﴾ (سورۃ الم السجدۃ:۱۶۔۱۷)

"ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا ہو جاتے ہیں، وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اور جو ہم نے رزق دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ (اللہ تعالیٰ نے اس میں) کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے، یہ بدلہ اس کا جو وہ عمل کرتے تھے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے معاملے کی اصل، ستون اور کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیے۔ فرمایا: معاملے کی اصل اسلام ہے، ستون نماز ہے اور کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان تمام کی کنٹرولر نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اے صحابی! اس کو روک کر رکھو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا ہم جو کلام کرتے ہیں اس کی وجہ سے پکڑے جائیں گے؟ فرمایا: اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے، زیادہ تر لوگ جہنم میں اوندھے منہ یا نتھنوں کے بل زبان کی کٹی ہوئی

باتوں کی وجہ سے گرائے جائیں گے۔“

حسن خلق

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○﴾ (سورۃ القلم:۴)

”اور یقیناً تم اخلاق کے اعلی درجے پر ہو۔“

﴿سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: التَّقْوٰى وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ، قَالَ: الْأَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ﴾ (سنن ابنِ ماجه:۴۲۴۶)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سے کام لوگوں کو زیادہ تر جنت میں داخل کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقویٰ (اللہ تعالیٰ کا خوف) اور حسن خلق (اچھے اخلاق)، اور پوچھا گیا: کون سے کام زیادہ تر آدمی کو جہنم میں لے جائیں گے؟ فرمایا: دو کھوکھلی چیزیں: منہ اور شرمگاہ۔

﴿عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ﴾ (ابوداؤد:۴۷۹۹)

”سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہے۔“

﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا﴾ (ابوداؤد:۴۶۸۲)

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
’’ایمان والوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے۔‘‘

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: (اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِّنِّيْ مَجْلِسًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا﴾ (صحیح البخاری:۲۰۱۸)

’’سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہیں۔‘‘

صبر

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران:۲۰۰)

’’اے ایمان والو! صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو اور (دشمن کے سامنے) جمے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔‘‘

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝﴾
(سورۃ لقمان: ۱۷)

’’بیٹا! نماز قائم کرو، اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو، اور برائی سے روکو، اور تمہیں جو تکلیف پیش آئے، اس پر صبر کرو۔ بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔‘‘

﴿وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (سورۃ ھود: ۱۱۵)

''اور صبر کیے رہو کہ اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۠﴾

(سورۃ الاحقاف: ۳۵)

''غرض (اے پیغمبر!) تم اسی طرح صبر کیے جاؤ جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا ہے، اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔ جس دن یہ لوگ وہ چیز دیکھ لیں گے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے اس دن (انہیں) یوں محسوس ہوگا جیسے وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ یہ ہے وہ پیغام جو پہنچا دیا گیا ہے۔ اب برباد تو وہی لوگ ہوں گے جو نافرمان ہیں۔''

﴿مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِیَ تَبْكِی، فَقَالَ: اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِی﴾ (صحیح البخاری: ۱۲۵۲)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔''

﴿قَالَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَی"﴾ (صحیح بخاری: ۱۳۰۲)

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے۔''

﴿أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلَّا الْجَنَّةُ"﴾ (صحیح بخاری:٦٤٢٤)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی، میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کر لے، تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ﴾ (جامع ترمذی:٢٢٦٠)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں اپنے دین پر صبر کرنے والا آدمی ایسا ہوگا جیسے ہاتھ میں چنگاری پکڑنے والا"۔

﴿قَالَ ﷺ: إِنَّ الْمَعُونَةَ تَأْتِي مِنَ اللهِ عَلَى قَدْرِ المؤنة، وَإِنَّ الصَّبْرَ يَأْتِي مِنَ اللهِ عَلَى قَدْرِ الْبَلَاءِ﴾ (سلسلة صحيحه:١٨١٩)

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی مدد بقدرِ مشقت آتی ہے اور اللہ کی طرف سے صبر آزمائش کے مطابق آتا ہے۔"

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ﴾ (صحیح المسلم:١٠٥٣)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا، اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں۔''

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ، وَلَا نَصَبٍ، وَلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ، إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ﴾ (صحیح المسلم: ۲۵۷۳)

''حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کسی مسلمان کو کوئی قلبی تکلیف، کوئی جسمانی بیماری، کوئی دکھ اور غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔''

﴿عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ﴾ (صحیح المسلم: ۲۹۹۹)

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بڑا تعجب والا ہے، بے شک اس کے تمام کاموں میں بھلائی ہے اور یہ فضیلت صرف مؤمن کو حاصل ہے۔ اگر اس کو خوشی نصیب ہوتی ہے تو اللہ کا شکر بجالاتا ہے اور وہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور وہ اس کے لیے بہتر ہے۔''

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ﴾ (جامع الترمذی:۲۵۷۹)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کو برابر اس کے نفس، اولاد اور مال میں آزمایا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ اللہ سے ملتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

شکر

﴿فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾۔ (البقرة:۱۵۲)

''پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔''

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ ، وَلَاتَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَفَوْقَكُمْ، فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّاتَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَیْكُمْ﴾

(صحیح المسلم:۲۹۶۳)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا)، اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں، تاکہ جو نعمتیں تمہیں اس وقت ملی ہوئی ہیں، وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ﴾

(جامع ترمذی: ۱۹۵۴)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا"۔

﴿عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ: إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ، أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ﴾ (سنن ابو داؤد: ۲۷۷۴)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے۔"

﴿قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا﴾ (سنن ابن ماجه: ۱۴۱۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے پیروں میں ورم آ گیا، تو عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ بخش دیئے ہیں (پھر آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔"

توکل

﴿وَقَالَ مُوسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا

اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِيۡنَ﴾ (سورۃ یونس:۸۴)

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم مسلمان ہو۔"

﴿وَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا﴾ (سورۃ الاحزاب:۳)

"آپ اللہ ہی پر توکل رکھیں، وہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔"

﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۝﴾

(سورۃ التغابن:۱۳)

"اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"

﴿كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِىۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۟ عَلَيۡهِمُ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ‌ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ مَتَابِ۝﴾ (الرعد:۳۰)

"(اے پیغمبر! جس طرح دوسرے رسول بھیجے گئے تھے) اسی طرح ہم نے تمہیں ایک ایسی امت میں رسول بنا کر بھیجا ہے جس سے پہلی بہت سی امتیں گزر چکی ہیں، تاکہ تم ان کے سامنے وہ کتاب پڑھ کر سنا دو جو ہم نے وحی کے ذریعے تم پر نازل کی ہے، اور یہ لوگ اس ذات کی ناشکری کر رہے ہیں جو سب پر مہربان ہے، کہہ دو کہ: وہ میرا پالنے والا ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے، اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔"

﴿قَالَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا، وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ﴾ (سنن ابو داؤد ۳۹۱۰)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا: بدشگونی شرک ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو وہم ہو ہی جاتا ہے لیکن اللہ اس کو توکل سے دور فرما دیتا ہے۔

﴿عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا﴾ (جامع الترمذی: ۲۳۴۴)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: تم لوگ اگر اللہ پر ٹھیک سے توکل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا، جیسے کہ وہ چڑیوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو جب روزی کی تلاش میں گھونسلوں سے روانہ ہوتی ہیں تو ان کے پیٹ خالی ہوئے ہوتے ہیں اور شام کو جب اپنے گھونسلوں میں آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔"

ایثار وقربانی

﴿فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾

(سورۃ التغابن: ۱۶)

"لہٰذا جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو اور مانو اور (اللہ کے

حکم کے مطابق) خرچ کرو، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے، اور جو لوگ اپنے دل کی لالچ سے محفوظ ہو جائیں، وہی فلاح پانے والے ہیں۔“

﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: (لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ﴾ (صحیح البخاری:۱۳)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
”کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

عدل

﴿وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝﴾ (الفرقان:٦٧)

”اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں، نہ تنگی کرتے ہیں، بلکہ ان کا طریقہ اس (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے۔“

﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۝﴾ (الحجرات:۹)

”اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

﴿وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی۝﴾ (الانعام:۱۵۲)

”اور جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کام لو، چاہے معاملہ اپنے قریبی رشتہ دار ہی کا ہو۔“

﴿عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ﴾ (صحیح المسلم:۱۸۲۷)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔''

﴿أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ، قَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾ (سننِ نسائی:۴۱۵۸)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کیا اور فرمایا: ''میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو''۔

﴿عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ مَرْفُوْعًا: اِعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، اِعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، اِعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ﴾ (سلسلۃ صحیحہ ۱۹۰۹)

''نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔''

رحم

﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ○ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○﴾ (سورۃ البلد:۱۷۔۱۸)

"پھر وہ ان لوگوں میں بھی شامل نہ ہوا جو ایمان لائے ہیں، اور جنہوں نے ایک دوسرے کو ثابت قدمی کی تاکید کی ہے، اور ایک دوسرے کو رحم کھانے کی تاکید کی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے نصیب والے ہیں۔"

﴿عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ﴾ (صحیح البخاری:۱۲۸۴)

"حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا، إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى"﴾ (صحیح بخاری:۲۰۷۶)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ"﴾ (صحیح بخاری:۵۹۸۸)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کا تعلق رحمن سے جڑا ہوا ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ پاک نے فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ"﴾
(صحیح بخاری:۶۰۱۳)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

شرم وحیا

﴿اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ وَیَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمۡ مَّغۡفِرَۃً مِّنۡہُ وَفَضۡلًا ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۝﴾

(سورۃ البقرۃ:۲۶۸)

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا، ہر بات جاننے والا ہے۔"

﴿قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: "إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحِيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ"﴾ (صحیح بخاری:۳۴۸۴)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے لوگوں نے جو پایا یہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ ہو پھر جو جی چاہے کر۔"

﴿كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا﴾ (صحیح بخاری:۶۱۱۹)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔"

﴿أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا

شَانَهُ، وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ ﴾ (سنن ابن ماجه:۴۱۸۵)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اس کو عیب دار بنا دے گی، اور حیاء جس چیز میں ہو اس کو خوبصورت بنا دے گی۔"

﴿ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ: إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ ﴾ (سنن ابن ماجه:۴۱۸۸)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشج عصری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں: ایک حلم اور دوسری حیاء۔

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ ﴾

(سلسلة صحيحه:۱۰۹)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں داخلے کا سبب ہے اور بد گوئی ظلم و جفا سے ہے اور ظلم و جفا آگ میں جانے کا سبب ہے۔"

﴿ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ ﴾ (مسلم:۱۶۵)

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا کی صفت صرف بہتری ہی لاتی ہے۔"

﴿ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ﴾ (مسلم:٣٥)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایمان کی ستر یا ساٹھ سے اوپر شاخیں ہیں۔ افضل شاخ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اور کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔"

﴿عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ﴾ (صحیح المسلم:٣٦)

"حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کررہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بے شک حیا ایمان کا حصہ ہے۔"

احسان وبھلائی

﴿وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ:١٩٥)

"اور احسان کرو، بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى﴾

(سورۃ النحل:٩٠)

"بے شک اللہ انصاف، احسان اور قرابت داروں کی خیر گیری کا حکم دیتا ہے۔"

﴿عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ﴾ (صحیح المسلم: ۱۹۵۵)

"سیدنا شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب تم جانور ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنی چھری کو تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو راحت دے۔"

﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ﴾

(صحیح المسلم: ۱۰۲)

"سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "(احسان یہ ہے کہ) تو اپنے رب کی عبادت اس انداز میں کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تم سے یہ نہ ہو سکے تو خیر اتنا تو خیال رکھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔"

﴿أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا، مَعَهَا صَبِيٌّ، فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ﴾ (سننِ نسائی: ۲۶۵۶)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے وہ پردے میں تھی اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ تھا، اس نے کہا: کیا اس کے لیے حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، اور ثواب تمہیں ملے گا“۔

سچائی

﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِیْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِیْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ، حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيْقًا، وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ، فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِیْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِیْ اِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ، حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا﴾ (صحیح المسلم: ٦٨٠٥)

”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”سچائی اختیار کرو۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور انسان برابر سچ بولتا اور سچائی تلاش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے اور انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔“

﴿عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ﴾ (جامع ترمذی:۲۵۱۸)

حضرت حسن بن علیؓ نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان یاد کیا ہے کہ ”اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے، سچائی دل کو مطمئن کرتی ہے، اور جھوٹ دل کو بے قرار کرتا اور شک میں مبتلا کرتا ہے۔“

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ﴾ (سلسلة صحيحه:۱۱۵۷)

”حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور اس پر قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی۔“

تواضع وانکساری

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء:۲۱۵)

”اور جو مومن تمہارے پیچھے چلیں، ان کے لیے انکساری کے ساتھ اپنی شفقت کا بازو جھکا دو۔“

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا﴾ (سورۃالقصص:۸۳)

”وہ جو آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں

برتری اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَّمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَّمَا تَوَاضَعَ لِلّٰهِ اَحَدٌ اِلَّا رَفَعَهُ اللهُ﴾ (صحیح المسلم:٦٩)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیرات مال کو کم نہیں کرتی۔ معاف کرنے پر اللہ بندے کو اور عزت عطا کرتا ہے اور جو (اللہ) کے لئے تواضع کرے اللہ اُسے اُونچا کرتا ہے۔"

﴿قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ :مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا﴾ (جامع ترمذی:٢٤٨١)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" جو شخص زینت کا لباس خالص اللہ کی رضا مندی اور اس کی تواضع کی خاطر چھوڑ دے باوجود یہ کہ وہ اسے میسر ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے بلائے گا تاکہ وہ اہل ایمان کے لباس میں سے جسے چاہے پسند کرے، اور پہنے۔

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ﴾ (سننِ ابوداؤد:٤٨٩٥)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھ کو وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار

کرو یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔"

رزق حلال

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (سورۃ البقرہ:۱۶۸)

"اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقین جانو کہ وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔"

﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ﴾

(سورۃ یونس:۵۹)

"آپ کہیے کہ یہ تو بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دے لیا آپ پوچھئے کہ کیا تم کو اللہ نے حکم دیا تھا یا اللہ پر افترا ہی کرتے ہو؟

﴿عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ ﷺ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ﴾

(صحیح البخاری:۲۰۷۲)

"سیدنا مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے

نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُولٍ﴾ (صحیح المسلم: ۲۲۴)

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔“

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَبْدٌ لِيَمُوتَ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ رِزْقٍ هُوَ لَهُ، فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الْحَرَامِ﴾

(سلسلة صحيحه ۱۱۳۴)

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رزق کے بارے میں کبھی بھی یہ خیال مت کرو کہ وہ دیر سے پہنچا کیوں کہ کوئی بھی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنے رزق کا آخری لقمہ نہ کھا لے اس لئے مانگنے میں اچھا طریقہ اختیار کرو، حلال لو، حرام چھوڑ دو۔

تجارت

﴿وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرة: ۲۷۵)

”اور اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کر دیا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے۔“

﴿وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ

النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴾

(سورۃبنی اسرائیل:۱۲)

''اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیوں کے طور پر پیدا کیا ہے۔ پھر رات کی نشانی کو تو اندھیری بنا دیا، اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا، تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو۔ اور تا کہ تمہیں سالوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم ہو سکے۔ اور ہم نے ہر چیز کو الگ الگ واضح کر دیا ہے۔''

﴿ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى) ﴾ (صحیح البخاری:۱۹۷۰)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص پر اللہ رحم فرمائے جو نرمی اور خوش اخلاقی برتتا ہے خریدنے میں اور بیچنے میں اور اپنے قرض کا تقاضا کرنے میں۔''

﴿ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ، ثُمَّ يَمْحَقُ) ﴾ (صحیح المسلم:۱۶۰۷)

''سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاجروں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا: اپنے مال کو بیچنے میں کثرت سے قسمیں کھانے سے بچو۔ یہ چیز وقتی طور پر تو تجارت کو فروغ دیتی ہے، لیکن آخر کار برکت کو ختم کر دیتی ہے۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً، أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرَى، وَكَثُرَ مَالُهُ﴾ (جامع ترمذی:۱۲۱۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! میری امت کو اس کے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت دے" صخر کہتے ہیں کہ آپؐ جب کسی سریہ یا لشکر کو روانہ کرتے تو اسے دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ کرتے۔ اور صخر ایک تاجر آدمی تھے۔ جب وہ تجارت کا سامان لے کر (اپنے آدمیوں کو) روانہ کرتے تو انہیں دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ کرتے۔ تو وہ مالدار ہو گئے اور ان کی دولت بڑھ گئی۔

﴿عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: أَطْيَبُ الْكَسْبِ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ﴾ (سلسلة صحيحه:۱۲۱۱)

"حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ (حلال) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کمائی آدمی کے ہاتھ کی کمائی اور ہر صاف ستھری تجارت ہے۔

قرض، مزدوری

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا إِنْ

كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ ۖ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ○ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۸۰،۲۷۹،۲۷۸)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو۔ پھر بھی اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔ اور اگر تم (سود سے) توبہ کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر کوئی تنگدست (قرض دار) ہو تو اس کا ہاتھ کھلنے تک مہلت دینی ہے، اور صدقہ ہی کر دو تو یہ تمہارے حق میں کہیں زیادہ بہتر ہے، بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔“

﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)﴾ (صحیح المسلم: ۱۵۶۳)

”سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ)﴾ (صحیح البخاری: ۲۲۶۹)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''مالدار قرض دار کا قرضہ ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔''

﴿أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝﴾ (سورۃ الزخرف:۳۲)

'' بھلا کیا یہ لوگ ہیں جو تمہارے پروردگار کی رحمت تقسیم کریں گے؟ دنیوی زندگی میں ان کی روزی کے ذرائع بھی ہم نے ہی ان کے درمیان تقسیم کر رکھے ہیں اور ہم نے ہی ان میں سے ایک کو دوسرے پر درجات میں فوقیت دی ہے، تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں۔ اور تمہارے پروردگار کی رحمت تو اس (دولت) سے کہیں بہتر چیز ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔''

﴿ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (أَعْطُوا الْأَجِيْرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ)﴾ (ابن ماجہ:۲۴۴۳)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔''

﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ

ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ﴾ (صحیح البخاری:۲۲۷۰)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا: ایک تو وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا پھر اس کو توڑ ڈالا، اور دوسرا وہ شخص جس نے آزاد انسان کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھا گیا، اور تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا اور اس سے پورا پورا کام لیا اور پھر مزدوری نہ دی۔''

علم

﴿قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ:٦٧)

''کہا خدا مجھ کو اپنی پناہ میں رکھے کہ میں جاہل بنوں۔''

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (سورۃ الزمر:٩)

''(اے پیغمبر!) کہہ دے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔''

﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (سورۃ طٰہٰ:١١٤)

''اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار! مجھے اور زیادہ علم نصیب ہو۔''

﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○﴾ (سورة الغافر: ٦٥)

”وہی سدا زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لیے اس کو اس طرح پکارو کہ تمہاری تابع داری خالص اسی کے لیے ہو۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضُ﴾ (صحيح البخاري: ١٠٣٦)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے گا اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور (حرج) کی کثرت ہو جائے گی اور (حرج) سے مراد قتل ہے۔ قتل اور تمہارے درمیان دولت و مال کی اتنی کثرت ہو گی کہ وہ ابل پڑے گا۔

﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا"﴾ (صحيح البخاري: ١٤٠٩)

”حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے (فرماتے ہیں) کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے: حسد (رشک) کرنا صرف دو ہی آدمیوں کے ساتھ جائز ہوسکتا ہے۔ ایک تو اس شخص کے ساتھ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق اور مناسب جگہوں میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ دوسرے اس شخص کے ساتھ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (عقل علم قرآن وحدیث اور معاملہ فہمی) دی اور وہ اپنی حکمت کے مطابق حق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفْرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ". فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ، قَالَ: "الْعِلْمَ"﴾ (صحیح بخاری:۳۶۸۱)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دودھ پیا، اتنا کہ میں دودھ کی سیرابی دیکھنے لگا جو میرے ناخن یا ناخنوں پر بہ رہی ہے، پھر میں نے پیالہ عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس خواب کی تعبیر کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی تعبیر علم ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ﴾ (صحیح المسلم:۴۲۲۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔“

﴿عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: (مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)﴾ (صحیح البخاری:۷۱)

”سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہے اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔''

اخلاص

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(سورۃ الانعام:۱۶۲)

”کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔“

﴿لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ○﴾ (سورۃ الحج:۳۷)

''اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ

پہنچتا ہے، اس نے یہ جانور اسی طرح تمہارے تابع بنا دیے ہیں، تاکہ تم اس بات پر اللہ کی تکبیر کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی، اور جو لوگ خوش اسلوبی سے نیک عمل کرتے ہیں، انہیں خوشخبری سنا دو۔‘‘

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: (إِنَّ اللہَ لَا یَنْظُرُ إِلٰی صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ یَنْظُرُ إِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ﴾ (صحیح المسلم: ۲۵۶۴)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا، اللہ تعالیٰ تو تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔“

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَضْحَكُ اللہُ إِلَی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِیْلِ اللہِ، فَیُقْتَلُ، ثُمَّ یَتُوْبُ اللہُ عَلَی الْقَاتِلِ، فَیُقَاتِلُ فَیُسْتَشْهَدُ﴾ (سننِ نسائی: ۳۱۸۰)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے۔ (دونوں لڑتے ہیں) ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے۔ لیکن دونوں جنت میں جاتے ہیں، ایک اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، تو وہ قتل ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ مارنے والے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور شہادت پا جاتا ہے“۔ (اس طرح دونوں جنت کے مستحق ہو جاتے ہیں)۔

برے اعمال

شرک

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۝﴾ (سورۃ آل عمران:٦٤)

”(مسلمانو! یہود ونصاریٰ سے) کہہ دو کہ: اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم تم میں مشترک ہو، (اور وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ پھر بھی اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو: گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔“

﴿ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا اٰخِرَةُ الرَّحْلِ؟ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ!، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ! ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: (يَا مُعَاذُ!) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ! فَقَالَ: (هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ

الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟) قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: (حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ)﴾ (صحیح البخاری:۱۰۵)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان سوائے پالان کی پچھلی لکڑی کے کچھ نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے معاذ بن جبل؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں حاضر ہوں اور تعمیل ارشاد کے لیے تیار ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر چلتے رہے اور اس کے بعد دوبارہ فرمایا: ”اے معاذ؟“ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! لبیک وسعد یک! اور فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟“ میں نے عرض کیا: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی غیر کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر (خاموشی سے) چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے عرض کیا: لبیک یارسول اللہؐ وسعد یک! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ احکام بجالائیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔“

مشرک کے لیے دعا

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ○﴾ (سورۃالتوبۃ:۱۱۳)

”یہ بات نہ تو نبی کو زیب دیتی ہے اور نہ دوسرے مومنوں کو کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ ان پر یہ بات پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ وہ دوزخی لوگ ہیں۔“

ظلم

﴿اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (سورۃالشورٰی ۴۲)

”الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور روئے زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

﴿وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ○﴾ (سورۃالزمر:۴۷)

”اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب (مال ومتاع) ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اسی قدر اور ہو تو قیامت کے روز بُرے عذاب (سے خلاصی پانے) کے

بدلے میں دے دیں اور ان پر اللہ کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائے گا جس کا ان کو خیال بھی نہ تھا۔“

﴿عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فِیمَا رَوٰی عَنِ اللہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَنَّہٗ قَالَ: (یَا عِبَادِیْ! إِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِی، وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا﴾ (مسلم: ۲۵۷۷)

”سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے آپ پر حرام کرلیا ہے اور تمہارے لیے بھی اسے حرام قرار دیا ہے، پس ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی نہ کرو۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: (مَنْ ظَلَمَ قِیدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَہٗ مِنْ سَبْعِ أَرَضِینَ)﴾

(صحیح البخاری: ۲۴۵۳)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو ایک بالشت کے قدر ظلم کرے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر سات زمینوں کے طوق ڈالے گا۔“

﴿عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: (مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِینِہٖ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللہُ لَہُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ. فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَیْئًا یَسِیرًا یَا رَسُوْلَ اللہِ؟ قَالَ: وَإِنْ قَضِیبًا مِنْ أَرَاكٍ)﴾ (صحیح المسلم: ۳۵۳)

”سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیا، اللہ نے اس کے لیے جہنم واجب اور جنت حرام کردی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! چاہے وہ معمولی حق ہو؟ فرمایا: چاہے پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی ہو۔“

نماز ادا نہ کرنا

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَاْتِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ)﴾ (السنن الکبریٰ للبیهقی :۳/۱۷۴)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس آدمی نے اذان سنی اور اس کے باوجود نماز تک نہ پہنچا تو اس کی نماز قابل قبول نہیں۔“

﴿عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)﴾ (جامع الترمذی:۲۶۲۱)

”سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے، پس جس نے نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔“

حسد

﴿اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾

(سورۃ النساء:۵۴)

"کیا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس فضل پر جو اللہ نے انہیں عطا کیا ہے؟"۔

﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَاتَبَاغَضُوْا وَلَاتَحَاسَدُوْا وَلَاتَدَابَرُوْاوَلَاتَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)﴾ (صحیح المسلم: ٦٥٢٦)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، اعراض نہ کرو اور قطع تعلق نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ گفتگو ترک کرے۔"

کسی کی مصیبت پر خوش ہونا

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ﴾ (سنن نسائی: ٥٤٩٠)

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے: (اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ) "اللہ! میں قرض کے دباؤ اور شماتت اعداء یعنی دشمنوں کے ہنسنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

﴿حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ﴾ (سنن نسائی:۵۴۹۰)

"مجھ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخیلی، بزدلی، سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔"

فحش گوئی اور بدزبانی

﴿عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا)﴾ (جامع الترمذی:۱۹۷۵)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پسندیدہ شخص وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحش بات کرنے والے بدزبان نہ تھے۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا"﴾ (صحیح البخاری:۶۰۶۴)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں، لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچھے نہ پڑو، آپس میں حسد نہ کرو،

کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، بغض نہ رکھو، بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔"

﴿ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ ﴾ (جامع الترمذی:۲۰۲۷)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "حیاء اور کم گوئی ایمان کی دوشاخیں ہیں، جب کہ فحش کلامی اور کثرت کلام نفاق کی دوشاخیں ہیں"۔

﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ ﴾ (ابنِ ماجہ:۴۱۸۴)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیاء ایمان سے ہے، اور ایمان کا بدلہ جنت ہے، اور فحش گوئی » جفا « (ظلم وزیادتی) ہے اور » جفا « (ظلم زیادتی) کا بدلہ جہنم ہے۔

﴿ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ) ﴾ (مسلم:۲۲۱)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان کا قتل کرنا کفریہ عمل ہے۔"

وعدہ خلافی

﴿فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ﴾ (سورۃ الفتح:۱۰)

”پس جو عہد توڑ دے گا تو عہد توڑنے کا وبال اسی پر ہوگا۔“

﴿ فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَجَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاصۡفَحۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ ﴾ (سورۃ المائدۃ:۱۳)

”تو اُن لوگوں کے عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اُن کا بھی ایک حصہ فراموش کر بیٹھے اور تھوڑے آدمیوں کے سوا ہمیشہ تم ان کی (ایک نہ ایک) خیانت کی خبر پاتے رہتے ہو۔ تو ان کی خطائیں معاف کر دو اور (ان سے) درگزر کرو کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

﴿ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" ﴾ (صحیح البخاری:۳۳)

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔“

﴿ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ" ﴾

(صحیح البخاری:۲۲۷۷)

”ابوطیبہ حجام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پچھنا لگایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجرت میں ایک صاع یا دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے سفارش کی کہ جو محصول اس پر مقرر ہے اس میں کچھ کمی کر دیں۔“

﴿عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ)﴾ (صحیح المسلم: ۱۷۳۶)

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کے لیے جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی (کو ظاہر کرنے کے لیے) ہے۔“

ریا

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○﴾ (سورۃ الماعون ۴۔۵۔۶۔۷)

”تو ایسے نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں، جو ریا کاری کرتے ہیں اور برتنے کی عام چیز کا (عاریتاً دینے سے) انکار کر دیتے ہیں۔“

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: (قَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ)﴾ (صحیح المسلم: ۲۹۸۵)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے: میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے اپنے کسی عمل میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دوں گا (یعنی اس کو اسی غیر کے حوالے کر دوں گا اور اس کے اس عمل کو قبول نہیں کروں گا)۔''

﴿ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: (مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ) ﴾ (مسلم: ۲۹۸۶)

''سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کو دکھلانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دکھلا دے گا اور جو شہرت کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا۔''

﴿ عَنْ جُنْدَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ ﴾ (ابن ماجه: ۴۲۰۷)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ریا کاری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری لوگوں کے سامنے نمایاں اور ظاہر کرے گا، اور جو شہرت کے لیے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رسوا اور ذلیل کرے گا

﴿ قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ، إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ ﴾ (سنن ابنِ ماجه: ۳۷۵۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو وعظ ونصیحت وہی کرتا ہے جو حاکم ہو، یا وہ شخص جو حاکم کی جانب سے مقرر ہو، یا جو ریا کار ہو۔

غرور و تکبر

﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا﴾ (سورۃ التوبۃ:۲۵)

”اور جنگ حنین کا دن یاد کرو جب تمہیں کثرت پر ناز تھا، سو اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)﴾ (صحیح البخاری:۳۴۶۵)

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ نہیں کرے گا جس کا ازار تکبر کی وجہ سے نیچے لٹکتا ہو۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ﴾ (صحیح المسلم:۲۶۶)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر میں ایمان ہے، آگ میں داخل نہ ہوگا اور کوئی انسان جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے، جنت

میں داخل نہ ہوگا۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرِ، وَالْغُلُولِ، وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ (جامع الترمذی: ۱۵۷۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو مر گیا اور تین چیزوں یعنی تکبر (گھمنڈ)، مال غنیمت میں خیانت اور قرض سے بری رہا، وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَطْوِي اللهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ، أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ، قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: بِيَدِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ، أَيْنَ لْمُتَكَبِّرُونَ﴾ (سننِ ابو داؤد: ۴۷۳۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے لے گا، اور کہے گا: میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں ظلم وقہر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر اور گھمنڈ کرنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انہیں اپنے دوسرے ہاتھ میں لے لے گا، پھر کہے گا: میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں ظلم وقہر کرنے والے؟ کہاں ہیں اترانے والے؟۔"

﴿ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ: أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ

بِشِقِّ التَّمْرَةِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ (سننِ نسائی:۲۵۶۰)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا، اور نفرت سے اپنا منہ پھیر لیا، اور اس سے پناہ مانگی۔ شعبہ نے ذکر کیا کہ آپؐ نے تین دفعہ ایسا کیا، پھر فرمایا: "آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی اللہ کی راہ میں دے کر سہی۔ اور اگر اسے نہ پاس کو تو بھلی بات کے ذریعہ"۔

﴿عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفِيئُهَا الرِّيحُ، تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى، حَتَّى تَهِيجَ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا، لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ، حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)﴾ (صحیح المسلم:۲۸۱۰)

"سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو۔ ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے، کبھی اس کو گرا دیتی ہے، کبھی سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت، جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر، اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی، یہاں تک کہ ایک بار میں ہی اکھڑ جاتا ہے۔"

عاجزی اور سستی

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

﴿اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَ كَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)﴾ (صحیح المسلم:٢٦٦٤)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور ہر ایک میں بھلائی ہے۔ مفید کاموں کی حرص کر اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجزی کا مظاہرہ نہ کر۔ اگر تجھے کوئی (مصیبت) پہنچے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں اس طرح کر لیتا تو یوں ہو جاتا۔ البتہ یہ کہہ کہ اللہ نے اسی طرح مقدّر کیا تھا اور جو اس نے چاہا سو کیا۔ اس لیے کہ لفظ ”اگر“ شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔“

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ)﴾

(مسلم:٧٠٤٨)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم عاجزی، سستی، بزدلی، بڑھاپے اور کنجوسی سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔“

جادو ٹونا

﴿وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (سورۃ البقرۃ:١٠٢)

''البتہ شیطان کفر کیا کرتے تھے وہ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے تھے۔''

﴿ قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: "اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ" ﴾ (صحیح بخاری: ۵۷۶۴)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔''

﴿ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعاً: مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ ﴾ (سلسلة صحیحه: ۱۱۰۳)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔

﴿ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: (اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبٰو، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ) ﴾

(صحیح البخاری: ۱۲۰۰)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سات مہلک اُمور سے اجتناب کرو: 1۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ 2۔ جادو ٹونا کرنا۔ 3۔ بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔ 4۔ سود کھانا۔ 5۔ یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔ 6۔ میدان جنگ

سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔ 7۔ پاک دامن مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔“

زنا

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء:۳۲)

”اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ، یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔“

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ)﴾ (صحیح البخاری:٦٦١٢)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کا زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، جس کو بہر صورت پالے گا۔ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا فحش کلامی ہے۔ نفس تو خواہش و شہوت کا اظہار کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔“

﴿أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ، وَامْرَأَةٍ زَنَيَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ﴾ (صحیح البخاری:١٣٢٩)

”یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں اپنے ہم مذہب ایک مرد اور عورت کا، جنہوں نے زنا کیا تھا، مقدمہ لے کر آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے مسجد کے

نزدیک نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ کے پاس انہیں سنگسار کر دیا گیا۔“

﴿أَنَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى، وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبِ عَامٍ"﴾ (صحیح البخاری:۲٦۴۹)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جو شادی شدہ نہ ہوں اور زنا کریں۔ یہ حکم دیا تھا کہ انہیں سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: »لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ﴾ (صحیح مسلم:۲۰۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”زانی زنا نہیں کرتا کہ جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا کہ جب چوری کر رہا ہو تو وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا کہ جب وہ پی رہا ہو تو مومن ہو۔ اور (ان کو) بعد میں توبہ کا موقع دیا جاتا ہے۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً"﴾ (صحیح البخاری:۶۴۱۹)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔“

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ : مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الآخِرَةِ﴾ (صحیح البخاری:۵۵۷۵)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس نے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔"

﴿سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ﴾ (صحیح مسلم:۵۲۱۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہد کی بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ، فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ"﴾ (صحیح البخاری:۶۳۰۱)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ لات و عزیٰ کی قسم، تو پھر وہ (لَا إِلَهَ إِلَّا الله) کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ کر دینا چاہیے۔"

شراب، جوا

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

تُفۡلِحُوۡنَ○﴾ (سورۃ المائدۃ:۹۰)

"اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔"

﴿عَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الۡخَمۡرِ عَشَرَۃً عَاصِرَهَا وَمُعۡتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالۡمَحۡمُوۡلَةَ اِلَيۡهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالۡمُشۡتَرِیَ لَهَا وَالۡمُشۡتَرَاةَ لَهٗ﴾ (جامع ترمذی:۱۲۹۴)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے: اس کے نچوڑنے اور نچڑوانے والے پر، پینے والے پر اور اٹھانے والے پر اور جس کے لیے اُٹھا کر لے جائی جائے، پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کے خریدنے والے اور جس کے لیے وہ خریدی جائے اس پر۔"

﴿عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (مَنۡ شَرِبَ الۡخَمۡرَ فِی الدُّنۡيَا حُرِمَهَا فِی الۡاٰخِرَةِ)﴾ (صحیح المسلم:۳۵۴۰)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں شراب (طہور) سے محروم رہے گا۔"

تہمت

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (سورۃ النور:۲۳)

"یاد رکھو کہ جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں پھٹکار پڑ چکی ہے، اور ان کو اس دن زبردست عذاب ہوگا۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هُنَّ، قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ﴾ (صحیح البخاری:۲۷۶۶)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں بچتے رہو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی میں سے بھاگ جانا' پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔"

﴿مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ

كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ﴾ (صحیح البخاری:۶۱۰۵)

جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی جھوٹ موٹ قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے، جس کی اس نے قسم کھائی ہے اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کر لی تو اسے جہنم میں اسی سے عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ﴾ (سننِ ابو داؤد:۴۸۸۹)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حاکم جب لوگوں کے معاملات میں بدگمانی اور تہمت پر عمل کرے گا تو انہیں بگاڑ دے گا۔"

خیانت و چوری

﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (سورۃ آل عمران:۱۶۱)

"اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو حاضر کرے گا۔"

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○﴾ (سورۃ المائدۃ:۳۸)

"اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، تا کہ ان کو اپنے کیے کا بدلہ ملے، اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہو۔ اور اللہ

صاحب اقتدار بھی ہے، صاحب حکمت بھی۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ"﴾ (صحیح البخاری: ۶۷۸۲)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ﴾ (جامع الترمذی: ۱۲۶۴)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو تمہارے پاس امانت رکھے اسے امانت لوٹاؤ اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ (بھی) خیانت نہ کرو۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا﴾ (سننِ ابو داؤد: ۲۶۱۳)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نام سے اور اللہ کے راستے میں غزوہ کرو اور اس شخص سے جہاد کرو جو اللہ کا انکار کرے، غزوہ کرو، بدعہدی نہ کرو، خیانت نہ کرو، مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ﴾ (سننِ نسائی: ۱۳۹)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں کرتا، اور نہ خیانت کے مال کا صدقہ قبول کرتا ہے۔“

خودکشی

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝﴾ (سورۃ النساء: ۲۹۔۳۰)

”اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین جانو! اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔ اور جو شخص زیادتی اور ظلم کے طور پر ایسا کرے گا، تو ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے، اور یہ بات اللہ کے لیے بالکل آسان ہے۔“

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ﴾ (مسلم: ۹۸۰)

”سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا جنازہ لایا گیا جس نے اپنے آپ کو برچھی کے ساتھ قتل کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا۔“

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: (مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا، وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ

فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا) (صحیح المسلم:۱۰۹)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے لوہے کی کسی چیز سے خودکشی کر لی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے کے ذریعہ ہمیشہ اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے زہر کھاتا رہے گا، اور جس نے پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا۔"

رشوت

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾

(سورۃ المائدۃ:۴۴)

'اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ کافر ہیں۔'

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝﴾

(سورۃ المائدۃ:۴۵)

"اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ ظالم ہیں۔"

﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ

تَعۡلَمُوۡنَ۝﴾ (سورۃ البقرۃ:۱۸۸)

"اور ہاں آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقوں سے نہ کھاؤ، اور نہ ان کا مقدمہ حاکموں کے ہاں اس غرض سے لے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہڑپ کرنے کا گناہ کرو۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: لَعۡنَةُ اللّٰہِ عَلَى الرَّاشِي وَالۡمُرۡتَشِي﴾

(سنن ابنِ ماجہ:۲۳۱۳)

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

﴿عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: (لَعۡنَةُ اللّٰہِ عَلَى الرَّاشِيۡ وَالۡمُرۡتَشِيۡ)﴾(سنن ترمذی: ۱۰۳۶)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رشوت لینے والے اور دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔"

مشابہت

﴿عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ:لَعَنَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ الۡمُتَشَبِّهِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالۡمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ﴾(صحیح البخاری:۵۵۴۶)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان

مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ﴾

(جامع ترمذی: ۱۷۵۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بال کی سفیدی (خضاب کے ذریعہ) بدل ڈالو اور یہود کی مشابہت نہ اختیار کرو''۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ﴾

(سننِ ابو داؤد: ۴۰۳۱)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔''

﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ)﴾

(ابو داؤد: ۴۰۹۸)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے، اور اس عورت پر جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔''

چغلی

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)﴾ (صحیح البخاری: ۵۷۰۹)

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ﴾
(صحیح المسلم: ۲۹۲)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا: ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں ایک قبر والا شخص تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔''

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْعَضْهُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: نَقْلُ الْحَدِيثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ، لِيُفْسِدُوا بَيْنَهُمْ﴾ (سلسلة صحیحه: ۵)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جانتے ہو چغلی کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کسی شخص کی بات دوسرے کے سامنے اس طرح بیان کرنا کہ ان کے درمیان فساد برپا کردے"۔

دنیا کے لیے علم

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِۙ اُولٰٓىٕكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَۙ○ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓىٕكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○﴾

(سورۃ البقرہ:۱۵۹۔۱۶۰)

”بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو کہ ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کے طور پر نازل کر چکے ہیں، بعد اس کے کہ ہم ان لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں، البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور اپنے طرز عمل کو درست اور ظاہر کر دیں، یہ وہ لوگ ہیں جس کو میں معاف کر دوں گا اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحم والا ہوں۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ سَمَّعَ، سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي، يُرَائِي اللَّهُ بِهِ"﴾ (صحیح بخاری:۶۴۹۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (کسی نیک کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بد نیتی قیامت کے دن سب کو سنا دے گا۔ اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ بھی قیامت کے دن اس کو سب لوگوں کو دکھلا دے گا۔“

منافقت

﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝﴾ (سورۃ النساء:۱۴۵)

"کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم اُن کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے۔"

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ﴾ (صحیح البخاری:۳۴)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص میں چار طرح کی صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک صفت موجود ہو تو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل سمجھا جائے گا، حتیٰ کہ اسے چھوڑ دے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے اور گفتگو کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرنے لگے۔''

کاہن اور نجومی

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ﴾ (سننِ نسائی:۴۶۷۰)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاضل پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔"

﴿عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ﴾
(مجمع الزوائد: ۵/۱۱۷)

"سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے شریعت محمدیہ کا انکار کر دیا۔''

﴿عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً﴾ (صحیح المسلم: ۲۲۳۰)

"امہات المومنین میں سے کسی نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

تصویریں

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ﴾ (صحیح البخاری: ۵۹۵۱)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: ”جو لوگ ایسی تصویریں بناتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب سے دوچار ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جن چیزوں کو بنایا ہے ان بنائی ہوئی چیزوں میں روح ڈال کر زندہ کرو۔“

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ"﴾ (صحیح البخاری:۳۲۲۵)

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا“ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جس میں جاندار کی تصویر ہو۔“

﴿وَعَدَ النَّبِيَّ ﷺ جِبْرِيلُ فَقَالَ: "إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ"﴾ (صحیح البخاری:۳۲۲۷)

”ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن نہیں آئے) پھر جب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ ہم کسی بھی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ﴾

(صحیح المسلم:۲۱۰۷)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک طاق یا الماری پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا اور اس پردے میں تصویریں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اُتارتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا ڈالے۔“

نوحہ گری اور سینہ کوبی

﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)﴾

(صحیح البخاری: ۱۲۳۲)

”سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص چہرے کو زدوکوب کرے اور گریبان پھاڑے اور جاہلانہ نعرہ بازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔“

﴿إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ﴾ (سننِ ابوداؤد: ۳۱۲۷)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

﴿فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حِيْنَ مَاتَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ، يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ﴾ (سننِ نسائی: ۱۸۵۴)

”حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر رونے لگیں، اور کہنے لگیں: ہائے، ابا جان! آپ اپنے رب سے کس قدر قریب ہو گئے، ہائے، ابا جان! مرنے کی خبر ہم جبرائیل علیہ السلام کو دے رہے ہیں، ہائے، ابا جان! آپ کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔“

﴿قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَلَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ، أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَمَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوبَةٌ، فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ﴾ (سننِ نسائی: ۴۱۸۵)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہیں کرو گے جن پر عورتوں نے بیعت کی ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے، نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گے اور نہ خود سے گھڑ کر بہتان لگاؤ گے، اور نہ کسی معروف (اچھے کام) میں میری نافرمانی کرو گے؟“، ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسولؐ! چنانچہ ہم نے ان باتوں پر آپؐ سے بیعت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اس کے بعد کوئی گناہ کیا اور اسے اس کی سزا مل گئی تو وہی اس کا کفارہ ہے، اور جسے اس کی سزا نہیں ملی تو اس کا معاملہ اللہ کے پاس ہے، اگر

چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا“۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: النِّيَاحَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنَّ النَّائِحَةَ إِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتُبْ، قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ﴾ (سنن ابنِ ماجہ: ۱۵۸۱)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نوحہ (ماتم) کرنا جاہلیت کا کام ہے، اور اگر نوحہ (ماتم) کرنے والی عورت بغیر توبہ کے مرگئی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تارکول (ڈامر) کے کپڑے، اور آگ کے شعلے کی قمیص بنائے گا۔“

بحث ومباحثہ

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (اُتْرُكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ﴾ (جامع الترمذی: ۲۸۹۵)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جب تک میں تم کو کچھ نہ بتاؤں تم مجھ کو چھوڑے رکھو، اور جب میں بیان کروں تو مجھ سے وہ بات لے لیا کرو۔ بے شک تم سے پہلی قومیں کثرت سے سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَاءِهِمْ ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (صحیح البخاری:۷۲۸۸)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو۔"

ناپ تول

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○﴾

(سورۃ المطففین:۱۔۳)

"بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا ہی لیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔"

﴿وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○﴾ (سورۃ بنی اسرائیل:۳۵)

"اور جب تم ناپو تو پورا ناپو اور سیدھی ترازو سے تولو، یہ بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔"

مسلمان کو کافر ٹھہرانا

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: (اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ: "يَا كَافِرُ" فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا)﴾ (صحیح البخاری:۵۷۵۲)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر مخاطب کیا تو ان میں سے کوئی ایک اس کا مستحق ہو گیا۔"

﴿عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (وَمَنْ لَّعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ)﴾

(صحیح البخاری:۶۰۴۷)

"سیدنا ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور جس شخص نے کسی مومن پر لعنت کی تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے اس کو قتل کر دیا اور جس شخص نے مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے اس کو قتل کر دیا۔"

بدعت و گمراہی

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾ (صحیح المسلم:۱۷۱۸)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی جو دین میں موجود نہیں تو وہ بات مردود ہے۔"

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِي رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ﴾(صحیح البخاری:٦٥٩٣)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر میں تم سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا (اور وہاں تمہارا استقبال کروں گا) اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے جائیں گے، پھر ان کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا: آپ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے آپ کے (دنیا سے پردہ فرما جانے کے) بعد دین میں کیا کیا نئی راہیں (یعنی بدعتیں) پیدا کر لی تھیں۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ، وَلَا صَرْفٌ﴾(صحیح المسلم:٣٣٣٠)

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ حرم ہے جس نے اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا یا کسی بدعت کے مرتکب کو پناہ دی اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا نہ کوئی بدلہ۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِلصَّائِمِينَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، لَا

يَدْخُلُ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِيهِ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا﴾ (سننِ نسائی:۱۵۷۹)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "روزہ دار کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، روزہ دار کے سوا کوئی اوراس دروازے سے داخل نہیں ہوگا، اور جب آخری روزہ دار دروازہ کے اندر پہنچ جائے گا تو دروازہ بند کردیا جائے گا، جو وہاں پہنچ جائے گا وہ پئے گا اور جو پئے گا، وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا"۔

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِئُونَ السُّنَّةَ، وَيَعْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيتِهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ أَدْرَكْتُهُمْ كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ: تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ، كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللهَ﴾ (سنن ابنِ ماجہ:۲۸۶۵)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ زمانہ قریب ہے کہ میرے بعد تمہارے معاملات کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آئے گی جو سنت کو مٹائیں گے، بدعت پر عمل پیرا ہوں گے، اور نماز کی وقت پر ادائیگی میں تاخیر کریں گے، میں نے کہا: اللہ کے رسولؐ! اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا کروں؟ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی بات نہیں مانی جائے گی۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ دَعَا إِلَى

ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ يَّتْبَعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا) (جامع الترمذی:۲۶۷۴،)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" جس شخص نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اس کا گناہ اتنا ہی ہوگا جتنا اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔"

سود حرام

﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (سورۃ البقرۃ:۱۸۸)

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔"

﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ، فَإِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيرُ إِلٰى قُلٍّ﴾

(ابن ماجہ: ۲۲۷۹)

"سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سود کا (مال) اگرچہ بہت ہو جائے (لیکن) اس کا انجام کم ہو جانے ہی کی طرف ہے (یعنی بالآخر وہ مال ہلاک ہو کر رہے گا)۔"

﴿عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَآءٌ﴾ (صحیح المسلم:۱۵۹۸)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، اس کے دونوں گواہوں پر، اور سود کے لکھنے

والے پر۔ اور فرمایا: یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔"

﴿عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مرفوعاً: الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَدْنَاهَا مِثْلُ إِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ، وَإِنَّ أَرْبَا الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ أَخِيهِ﴾ (سلسلہ صحیحہ-1250)

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: سود کے بہتر (۷۲) درجے ہیں، اس کا سب سے کم ترین درجہ آدمی کا اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے، اور اس کا سب سے بڑا درجہ کسی مسلمان کی عزت خراب کرنا ہے۔"

غصہ

﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورۃ آل عمرآن:۱۳۴)

"جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾ (صحیح المسلم:۶۶۴۳)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "طاقتور وہ شخص نہیں ہے جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے، بلکہ طاقتور تو درحقیقت وہ ہے جو غصہ کے موقع پر اپنے اوپر قابو رکھتا ہے۔"

﴿لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ﴾ (صحیح البخاری:٦٠٦٤)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحش گو نہیں تھے، نہ آپؐ لعنت ملامت کرنے والے تھے اور نہ گالی دیتے تھے، آپؐ کو بہت غصہ آتا تو صرف اتنا کہہ دیتے، اسے کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی پہ خاک لگے۔"

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ"﴾ (صحیح بخاری:٦١١٤)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔"

﴿أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: "لَا تَغْضَبْ"﴾ (صحیح البخاری:٦١١٦)

"ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے آپؐ کوئی نصیحت فرما دیجئیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کر۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ"﴾ (صحیح البخاری:٧١٥٨)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔"

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا: إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ﴾ (مسند احمد: ۵/۱۵۲)

"سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پس اگر غصہ اس سے چلا جائے تو ٹھیک، ورنہ لیٹ جائے۔"

جھوٹی قسم اور جھوٹ

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارًا، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ﴾ (صحیح المسلم: ۱۰۶)

"سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ ناکام ہو گئے اور تباہ ہو گئے، یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ایک چادر ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا اور دوسرا احسان جتلانے والا اور تیسرا جھوٹی قسم کے ساتھ مال بیچنے والا۔"

﴿عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ، یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ، لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ﴾ (صحیح المسلم:۱۳۸)

”سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم اس لیے کھائی تاکہ کسی مسلمان بھائی کا مال اینٹھ لے تو وہ (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔“

﴿عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: (أَلَا أُنَبِّئُکُمْ بِأَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ (ثَلَاثًا) اَلْإِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ﴾ (صحیح المسلم:۸۷)

”سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (تین دفعہ فرمایا) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔“

غیبت

﴿وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ط اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ﴾

(سورۃ الحجرات:۱۲)

”اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ

اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو خود تم نفرت کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بہت مہربان ہے۔"

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: »أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ﴾ (صحیح المسلم: ۲۵۸۹)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ واقف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے ایسے ڈھنگ سے کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتایئے! اگر وہ بات جو میں کہہ رہا ہوں میرے بھائی کے اندر پائی جاتی ہو جب بھی یہ غیبت ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ بات جو تو کہتا ہے اس کے اندر موجود ہو تو یہ غیبت ہوئی' اور اگر اس کے متعلق وہ بات کہی جو اس کے اندر نہیں ہے تو تُو نے اس پر بہتان لگایا۔"

﴿ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ﴾

(سننِ ابو داؤد:۴۸۷۸)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی، تو میرا گزر ایسے لوگوں پر سے ہوا، جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے منہ اور سینے نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔“

تعصّب

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ﴾ (سنن نسائی:۴۱۱۹)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور (مسلمانوں کی) جماعت چھوڑ دی پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا، اور جو میرے امتی کے خلاف اٹھے اور اچھے اور خراب سبھوں کو مارتا جائے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور عہد والے سے بھی وفا نہ کرے تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، اور جو عصبیت کے جھنڈے تلے لڑے اور لوگوں کو عصبیت کی

طرف بلائے یا اس کا غصہ عصبیت کی وجہ سے ہو، پھر وہ مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے"۔

خوشامد

﴿عَنْ مُعَاوِيَةَ مَرْفُوعاً: إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ﴾

(سلسلة صحيحه:٣١٨)

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: ایک دوسرے کی خوشامد کرنے سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔"

﴿عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ)﴾ (صحیح المسلم:٣٠٠٢)

"سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو اُن کے منہ میں مٹی ڈال دو۔"

قتل

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: (اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَآءِ)﴾ (صحیح البخاری:٦٤٧١)

"سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے روز) لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔"

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ

فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ﴾ (صحیح بخاری:۶۰۴۴)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ، الْقَتْلُ"﴾ (صحیح البخاری:۷۰۶۲)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے دن سے پہلے ایسے دن ہوں گے جن میں جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا اور (حرج) بڑھ جائے گا اور (حرج) قتل ہے۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم :إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا﴾ (صحیح المسلم:۷۲۵۵)

” آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں میں سے ایک نے اپنے بھائی پر اسلحہ کشی کی تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پھر جب ان میں سے ایک نے (موقع پاتے ہی) دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہوں گے۔“

﴿عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ﴾ (صحيح البخاری:٣١)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان آپس میں تلوار سے لڑتے ہیں تو قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جاتے ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قاتل کی بات تو سمجھ میں آتی ہے، لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ فرمایا: مقتول اس لیے جہنم میں جائے گا کہ وہ خود بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنے کا خواہشمند تھا۔''

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)﴾ (صحيح المسلم:١٦٧٦)

''سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کلمہ گو کا قتل صرف ان تین صورتوں میں جائز ہے: (۱) شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے۔ (۲) جان کے بدلے جان کا قانون اس پر نافذ ہو (یعنی اس نے کسی کو قتل کیا ہو)۔ (۳) دین سے خارج ہو کر جماعت مسلمہ سے الگ ہو جائے۔''

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ: مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا﴾

(ابن ماجه:٢٥٧٧)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

دنیا اور مال کی محبت

﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (فَوَاللهِ! مَا الْفَقْرُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ)﴾ (صحیح البخاری:۴۰۱۵)

"سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ''بخدا! مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں ہے، بلکہ میں جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم کو بھی اسی طرح فراخی اور خوشحالی میسر نہ آجائے جس طرح تم سے پہلی امتوں کو میسر آئی تھی اور تم بھی دنیا کی رغبت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں لگ جاؤ جیسے تم سے پہلی امتوں کے لوگ لگ گئے اور یہ دنیا تم کو بھی اسی طرح ہلاک کردے جیسے اس نے ان کو ہلاک کیا۔"

﴿عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: (یَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)﴾ (صحیح المسلم:۱۰۴۷)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انسان بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دو باتیں بڑھتی اور پلتی جاتی ہیں (۱) مال کی محبت (۲) لمبی عمر کی خواہش۔''

بدگمانی

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا)﴾ (صحیح المسلم: ۲۵۶۳)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، اور نہ چھپ کر دوسروں کی باتیں سنو، نہ ٹوہ لگاؤ، نہ دوسروں کے سودے پر محض دھوکے کے لیے بڑھا کر قیمت لگاؤ، نہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ باہم بغض رکھو اور نہ آپس میں بول چال بند کرو اور سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ". قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا سورة الانشقاق آية 8 قَالَ: "ذَلِكِ الْعَرْضُ"﴾

(صحیح البخاری: ۶۵۳۶)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اس کو ضرور عذاب ہوگا۔" وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) "پھر عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا

جائے گا۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد صرف پیشی ہے۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ﴾ (سننِ ابو داؤد:۴۸۸۹)

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حاکم جب لوگوں کے معاملات میں بدگمانی اور تہمت پر عمل کرے گا تو انہیں بگاڑ دے گا۔

مفلس

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ﴾ (صحیح مسلم:۶۵۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے کہا؛ ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو، نہ کوئی ساز وسامان۔ آپؐ نے فرمایا: میری امت کا مفلس

وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) اس کو گالی دی ہوگی، اس پر بہتان لگایا ہوگا، اس کا مال کھایا ہوگا، اس کا خون بہایا ہوگا اور اس کو مارا ہوگا، تو اس کی نیکیوں میں سے اس کو بھی دیا جائے گا اور اس کو بھی دیا جائے گا اور اگر اس پر جو ذمہ ہے اس کی ادائیگی سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈالا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔"

سرگوشی

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ﴾ (صحیح البخاری: ۵۹۳۲)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر تین شخص ہوں تو ان میں سے دو شخص تیسرے کو نظر انداز کر کے آپس میں سرگوشی نہ کریں، حتیٰ کہ اور لوگ تم سے آملیں۔ یہ احتیاط اس لیے ضروری ہے کہ اس طرح اُسے رنج ہوگا۔"

بے پردگی

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا

يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾ (سورۃ الاحزاب:۵۹)

"اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکا لیا کریں۔ اس طریقے میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی، تو ان کو ستایا نہیں جائے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)﴾ (صحیح البخاری:۵۲۳۳)

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی محرم کے سوا کسی دوسری عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا﴾ (صحیح المسلم:۲۱۲۸)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل نار کے دو گروہ ہیں، میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ ایک گروہ ایسا ہے کہ ان کے ہاتھوں

میں گایوں کی دُموں کے مانند کوڑے ہوں گے، ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور دوسرا گروہ وہ عورتیں ہیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور حقیقت میں ننگی ہیں، مائل کرنے والیاں ہیں۔ اور مائل ہونے والیاں ہیں۔ ان کے سر ہلتے ہوئے بختی اُونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہ ہونگی، نہ اس کی بو پائیں گی اور اس کی بو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔''

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)﴾ (صحیح البخاری:۱۷۶۳)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔''

﴿عَنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: (أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ)﴾ (جامع الترمذی: ۲۷۸۶)

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت خوشبو لگا کر نکلی اور لوگوں کے پاس سے گزری، تا کہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ بدکار ہے۔''

گانا بجانا

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

مُّهِيْنٌ﴾ (سورة لقمان:٦)

"اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں۔ تا کہ ان کے ذریعے لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے بھٹکائیں، اور اس کا مذاق اڑائیں۔ ان لوگوں کو وہ عذاب ہوگا جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔"

﴿عَنْ اَبُو مَالِكٍ الاشعری رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ ، وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ، وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ، فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً، وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (صحیح البخاری:۵۵۹۰)

"ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنا لیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی صبح وشام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کر دے گا پہاڑ کو (ان پر) گرا دے گا اور ان میں سے بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سور کی صورتوں

میں مسخ کردے گا۔

﴿عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (لقمان: ٦) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ﴾ (سلسلة صحيحه: ١٣٠٦)

”حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گانے بجانے والی لونڈیاں نہ بیچو نہ خریدو اور نہ لونڈیوں کو گانا بجانا سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (لقمان: ٦) کچھ لوگ ایسے ہیں جو لغو بات خریدتے ہیں تاکہ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں“۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ﴾ (صحيح المسلم: ٥٥٤٨)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ

﴿كَسْبِ الزَّمَّارِ﴾ (سلسلة صحيحه:١٣٠١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بانسری بجانے والے کی کمائی سے منع فرمایا۔

ذخیرہ اندوزی

﴿عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ﴾ (صحيح المسلم:٤١٢٣)

حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گناہ گار کے سوا کوئی اور شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔

﴿قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ﴾ (ابوداؤد:٣٤٤٧)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھاؤ بڑھانے کے لیے احتکار (ذخیرہ اندوزی) وہی کرتا ہے جو خطا کار ہو۔“

تقسیمِ وراثت میں خیانت

﴿يُوصِيكُمُ اللهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ

وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

(سورۃ النساء:۱۱)

”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصّہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے اور میّت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصّہ ہے ، اگر اس (میّت) کی اولاد ہو، اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصّہ ہے، ہاں اگر میّت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصّہ ہے۔ یہ حصّے اس وصیّت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد، تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے، یہ حصّے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مُقرّر کردہ ہیں بیشک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔“

۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ

امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍۙ غَیْرَ مُضَآرٍّۚ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ﴾ (سورۃ النساء:۱۲)

”تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ مریں اور ان کی اولاد نہ ہو تو آدھوں آدھ تمہارا ہے اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔اس وصیّت کی ادائیگی کے بعد جو وہ کرگئی ہوں یا قرض کے بعد۔اور جو (ترکہ) تم چھوڑ جاؤ اس میں ان کے لئے چوتھائی ہے، اگر تمہاری اولاد نہ ہو، اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصّہ ملے گا، اس وصیّت کے بعد جو تم کر گئے ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد۔اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی اس کا باپ بیٹا نہ ہو، اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں، اس وصیّت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو یہ مُقرّر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا ہے بُردبار۔“

﴿وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا﴾ (سورۃ الفجر:۱۹)

”اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔“

﴿وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (سورۃ الفجر:۲۰)

”اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔“

﴿أَبَا أُمَامَةَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ﴾(ابو داؤد:۲۸۷۰)

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ اللہ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے لہٰذا اب وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ"﴾ (صحیح البخاری:۶۷۶۴)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان باپ کافر بیٹے کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر بیٹا مسلمان باپ کا۔“

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ"﴾(صحیح البخاری:۲۴۵۳)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی کسی دوسرے کی ظلم سے لے لی تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گردن میں ڈالا جائے گا۔“

﴿أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ﴾(مسند احمد:۱۰۲۱۹)

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا

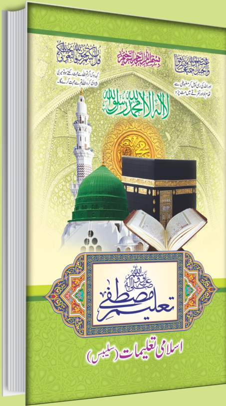
جائے، وہ شہید ہے اور جو شخص ایک بالشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن زمین کا وہ حصہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ"﴾ (صحیح بخاری:۳۱۹۶)

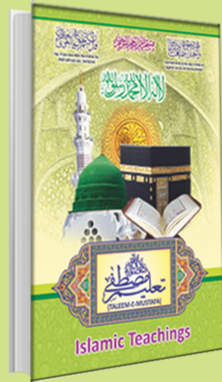
"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ ناحق لے لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔"

المصطفیٰ ﷺ مرکز

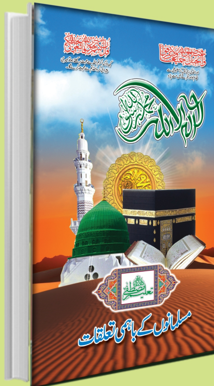
کی دیگر مطبوعات













وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

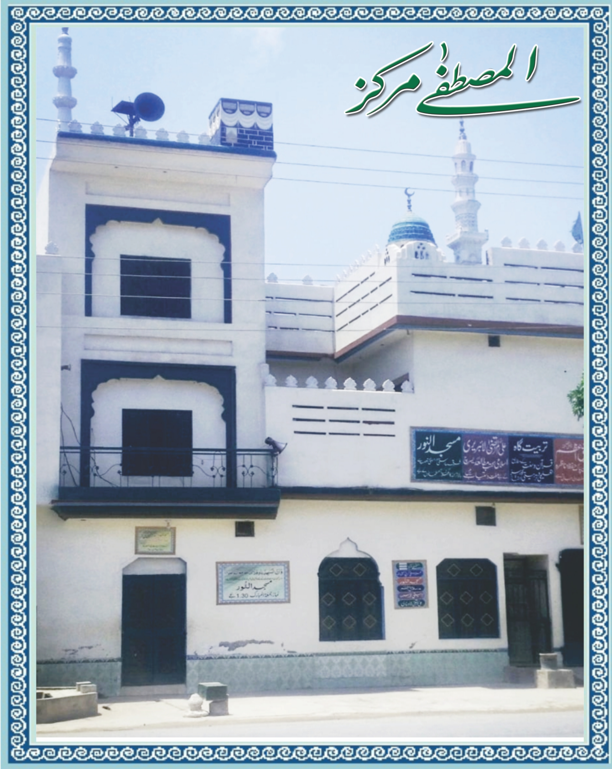
اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں
لگا رہے گا اللہ اسکی حاجت پوری کرے گا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔



قرآن وسنت کی دعوت وبالادستی

فرقہ پرستی ومسلکی تعصّبات کا خاتمہ

اتحاد وفلاح امتِ مسلمہ

قرآن پاک وتعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کتب فی سبیل اللہ (مفت) حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

المصطفیٰ مرکز چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان

   +92 300-5115922  Almustafa Markaz

 almustafamarkz@gmail.com  www.almustafamarkaz.com